

U 24794

10-12-59

Title - JAM SHAHADAT YAFAN MUJIB NAUHA JAMAT
Author - Sayyid Kaqim Ali Shaukat Bilgrami
Publisher - Matha, Jama Ashrafi (Delhi).

Date - 1975

Pages - 218

Subjects - Urdu Shayari - Naib; Taseekh Islan
— Manzoon.

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U24794

۴۸۶
 اشک غم آنکه خون من و نو خدای چای و فایده پیاسه که به خود را با این فایده



یمنی

مجموعه جات
 سکاظم علی شریعت بلگرامی
 LIBRARY



طبع و نشر در تهران و مشهد
 ۱۳۳۵
 ۱۹۵۶

مختصر رسالت مطبوعہ آستانہ عثمانی دہلی

تصویر و خانہ بالکل جدید اور اچھوتے مرثیوں کا مجموعہ انصاف
حضرت سید الشہداء علیہ التَّحیۃ والتَّسْلِیۃ کے حالات میں قیمت فی جلد (۲۰)
نواب کربلا یہ چودہ مرثیوں کا مجموعہ جو مجالس عراق کی زینت
ہیں قیمت علاوہ محصول ڈاک (۱۰/۱)

اشک غم مندرجہ بالا نام کی کتاب ان ۸۰ مثنوی مرثیوں کا مجموعہ
ہے جو سورت کی زمانہ مجلسوں میں پڑھنے کے لئے ترتیب دیا گیا ہے
جو مختصر عصمت مآب میں بحد مقبول ہو چکا ہے قیمت علاوہ محصول ڈاک (۱۰/۱)
ریاض شمیم جناب سید جواد حسین صاحب امر و ہوی کے چپ
اور منتخب مرثیوں کا مجموعہ جس کی مہندستان کے ہر گوشے
سے مانگ متقی نہایت اعلیٰ درجہ کی طباعت و کتابت قیمت
صرف دو روپیہ (۲۰/۰)

دریاد حسین جناب مولوی سید افضل حسین صاحب ثابت رضوی
لکھنؤی نے مرثیہ گو حضرات کے حالات زندگی اس میں درج کئے ہیں
اور ان جو آپ کتاب ہے قیمت علاوہ محصول ڈاک (۲۰/۰)

جام شہادت

اشک عم آنکھوں میں قتلہ زانی چاڑھو / فرافا تھ سپاسو کا ہر تصور اس پانی چاڑھو

یعنی

مجموعہ نوحہ جات

مصنفہ
سید کاظم علی شوکت بلگرامی مرحوم و مغفور
حصہ سوم

در مطبع اشاعتی دہلی طبع شد

فہرست چہاں شہادت حصہ سوم

مطلع	تعداد	تعداد	تعداد
وفات سرور کائنات			
ہائے جہاں سے گویا صاحب خلق عظیم	۸	۱	۱
روکے بیان کرتے تھے دہر زہرا ۱۱۱ سے ملا دو	۱۰	۲	۲
اسے مومنہ دتے ہیں عبد الملق سے حضرت پیغمبر رحمت	۸	۳	۳
وفات حضرت خالون جنت			
سبطین نبی روستے ہیں سر کھول کے ماں کو	۱۰	۳	۵
ہوتی ہیں بیوہ ندریں پہلو شکست فاطمہ	۹	۵	۶
شہادت حضرت امیر			
کس کا ماتم ہے بپا کو فانی	۱۰	۲	۹

CHECKED-2002

۳

صفحہ	صفحہ	موضوع
۱۱	۴	ما تم ہے بو تراٹ کجا روئے زمیں پہ آج
		روانگی حضرت امام حسینؑ از مدینہ
۱۲	۸	یا سرور ہر درد سرا کہ غرا بہت بیمار ہے
۱۳	۹	جب مایہ نہ سے سوئے کہ بے بلا صغیر چلے
		رویت ہلال ماع
۱۵	۱۰	برپا ہے مجلس عجم کیوں لے ہلال ماع
۱۶	۱۱	پھر آگئی فصل بکا پھر بال کھوٹو فاطمہ
		درو و حضرت بہ کر بلائے مستحالی
۱۹	۱۲	کہتے تھے شاہ دوسرا نے کر بلا میں آگیا
۲۱	۱۳	ختم منزل ہو شاہدا کی تیسری پریہ ماہ عزہ کی
		خریاری زمین کر بلا

صفحہ نمبر	تعداد اشعار	مطلع
۲۲	۱۴	شوکت میں ہیں رش کے غلاموں کو کیا نصیب
		درد و شکر لعین بہ کر بلائے معلیٰ
۲۳	۱۵	چو لقی کو محرم کی بصد کرو فر آیا شبیر کا قل
۲۵	۱۶	چو لقی کو محرم کی جب شمر لعلیں آیا
		مخصوص و روشن حضرت در کر بلا
۲۶	۱۷	کہر سیہ مدینہ جا کے صبا جنگل میں گہر سہیج دیکھی
۲۸	۱۸	دل جلاتی ہے مرا حضرت شبیر کی پیاس
		شب عاشور
۲۹	۱۹	سوچو تو اے اہل عزایت شب پر کس کے قتل کی
۳۱	۲۰	یاد آتی تو مظلوم کی رواد و شب قتل فریاد شب قتل
۳۲	۲۱	اکھ گیارا نڈو کا چین کے شب قتل حسین
۳۳	۲۲	مہمان قضا آج شہ عرش نشین و
		شہادت حضرت حرہ

مطلع	شماره اول	شماره دوم	شماره سوم
حر کو رہتے ہیں حرم سرور دلگیر کے ساتھ	۷	۲۳	۳۵
شہادت پسران حضرت زینبؑ			
روستے ہیں شاہ بد اعون و محمد کو اب	۷	۲۴	۳۷
کہتے تھے شاہ زماں ماموں کے پیار و اٹھو	۷	۲۵	۳۸
روستے ہیں شاہ زماں لٹی ہیں دوستیں	۱۰	۲۶	۳۹
شہادت حضرت قاسمؑ			
نرالی بیوگی ہو بنیت سلطان دو عالم کی	۱۰	۲۷	۴۱
ابن حسن کو نیا بیاہ کا خلعت ملا	۶	۲۸	۴۲
ہرن کرتی تھی یہ کرا میرے نو شاہ اٹھو	۶	۲۹	۴۳
شہادت حضرت عباسؑ			
دریا پہ عالم شہ کا جب خون سے تر ہو گا	۹	۳۰	۴۴
پانی پیانگی تو لے لے لے لب مکینہؑ	۸	۳۱	۴۶

شماره	تعداد	مطلع
۲۷	۳۳	۱۱
۲۸	۳۳	۱۱
۲۹	۳۳	۱۲
شہزادہ حضرت علی اکبرؑ		
۳۵	۳۵	۹
۳۶	۳۶	۷
۳۸	۳۶	۷
۴۰	۳۸	۱۰
۴۱	۳۹	۷
۴۳	۴۰	۷
۴۴	۴۱	۷
۴۵	۴۲	۷
شہزادہ حضرت علی اکبرؑ		
۴۶	۴۲	۸
۴۷	۴۲	۸

نمبر	نمبر	نمبر	مطلع
۶۹	۴۵	۸	غم یہ برپا ہے آج اصغر کا
۷۱	۴۶	۶	بہر شہ کر بلا شہر کا خنجر ہے یہ
۷۲	۴۷	۷	اے راج دولائے لے تیرے مائے
۷۳	۴۸	۹	رو کے کہتی تھی ماں میرے ابرو کماں
۷۴	۴۹	۸	ہائے کس طرح سے رہا تمہیں ہو لے اصغر
۷۶	۵۰	۷	کہتے تھے کہ سب سے پیار میرے اصغر
۷۷	۵۱	۱۰	گودی میں بند کی تھی پونے بی زبان اصغر
۷۹	۵۲	۶	کہتی تھی اک دل جلی ماں کا کلیجہ ہے یہ
۸۰	۵۳	۸	رو کے کہتی تھی یہ بانو مرے مظلوم اصغر
۸۲	۵۴	۸	ذبح فرزند بنی جوان سے کہتے نہ تھا
۸۳	۵۵	۹	سرداری ہے یہ شہ کے دلربا کی
۸۵	۵۶	۸	کہتے تھے شاہ احم کو دے لے لے کوئی
۸۶	۵۷	۹	کہتے تھے رو کے سرور یہ کہلا ہے اصغر
۸۸	۵۸	۷	کہتے تھے رو کے سرور سو مہی زبان کہا دو
۸۹	۵۹		عینیاں کر رہی تھی نالے ہنس گودی میں اصغر
۹۰	۶۰	۷	چاہتا ہے دل زباں سے حالت اصغر انہوں
۹۲	۶۱	۹	شہ کہتے تھے اب کوئی نہیں پاس ہمارے تیرے مات

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مطلع
۹۳	۶۲	۹	سوکھی زبان پیاس میں اصفہر دکھا چکے
۹۴	۶۳	۸	اے خاک پاک حرمت مہماں مہماں نگاہدار
۹۶	۶۴	۷	پھول سا جھولا تو ہے اصفہر نظر و نہیں
۹۹	۶۵	۷	باد رکھی جا چکے اکبر بھی جا چکے
۱۰۱	۶۶	۷	کہتے تھے شاہ مجھے قصور کے جاتیوالے
			رخصت حضرت ازاہلم
۱۰۳	۶۶	۸	کہتے تھے شاہ دوسرا جی بہرے جھک کر بیٹے
			قاصد شمعرا
۱۰۵	۶۷		دیگا کے کئے لئے خط لے کے چلا ہم کیوں قاصد فرما
			مشادات امام
۱۰۷	۶۸	۶	پیاس شہر کے اب کوئی بھریاس نہیں
۱۰۸	۶۹	۷	دور وز گیاں یا ساہیوں احمدؑ غاساہوں
۱۰۹	۷۰	۱۱	بے خوشی داؤد باہے سلسلہ غزاق کا
۱۱۱	۷۱	۱۲	خوشیہ بجا آتش فشاں بند گریہاں کھول دے

صفحہ نمبر	تعداد	مطلع
۱۱۳	۷۲	۷
۱۱۵	۷۳	۶
۱۱۶	۷۴	۱۰
۱۱۸	۷۵	۷
۱۱۹	۷۶	۷
۱۲۰	۷۷	۹
۱۲۲	۷۸	۸
۱۲۳	۷۹	۹
۱۲۵	۸۰	۸
۱۲۷	۸۱	۶
۱۲۸	۸۲	۹
۱۲۹	۸۳	۷
۱۳۰	۸۴	۸
لوحة جہات حالات مختلف		
۱۳۱	۸۵	۹
۱۳۵	۸۶	۷
۱۳۶	۸۷	۱۰

صفحہ شمار	شمار نوحہ	اقتدار و شعور	مطلع
۱۳۸	۸۸	۷	شبیر کے ماتم میں بیٹا سے جگر کیسا
۱۳۹	۸۹	۷	بن سعد نعین تھلا کی گدا نظم دہایا ہے
			فریادِ اہل حرم و فریادِ حضرت
۱۴۲	۹۰	۷	دیویتی تھی زینب صد اکست کہوں کیا کروں
			تاریخی و فریادِ اہل حرم
۱۴۳	۹۱	۷	بلوچستان جب رسول کے آرام جاں چلے
۱۴۴	۹۲	۷	حرم اسیر بلا میں دلوں کے چین گئے
			نوحہ جاتِ حالانکہ مختلف
۱۴۷	۹۳	۷	وزرائے کھوں کا گیا نہ تھی کچھ ہو گیا
۱۴۸	۹۴	۷	خلق اللہ فرج کہہ بیٹوں کا نشانہ ہو گیا
۱۴۸	۹۵	۷	انسانہ شہ کوروئے دلفگار غبار
۱۴۹	۹۶	۷	سے یار ہے سجاؤ بیمار ہے سجاد
۱۵۰	۹۷	۷	یہ آبِ نعینوں نے ریتی یہ بہا یا کیوں
۱۵۲	۹۸	۷	جب قتل کے میدان میں زینب کا گذر ہو گا
۱۵۳	۹۹	۷	روکے کہنے لگی مہتری میں گئی جب زینب
۱۵۴	۱۰۰	۷	شبیر کے ماتم میں جو آہ بیکتی ہے

مطلع	تعداد اشیا	شماره	شمار صفحہ
لوحہ حاضرہ			
کرتے ہیں لوگ بازوئے سرو کی حاضرہ	۱۱	۱۰۶	۱۵۶
لوحہ جات حالات مختلف			
فاطمہ کہتی ہیں دل کھول کے ماتم کرنا	۳	۱۰۲	۱۵۷
کہتی ہیں بنت بنتی سر کہو لے سرو رو رو رو	۷	۱۰۳	۱۵۸
روانگی اہرم جانب شام			
عائشہ بنت ابی بکر رسول نام شام	۹	۱۰۴	۱۵۹
کہتا تھا سر سبز شہر شہر چلو چلو	۱۱	۱۰۵	۱۶۱
دو اسع ماہ قمر			
لے اہل عابین کو خاک اوزار کو دیا ہوا محرم	۱۰	۱۰۶	۱۶۲
فاتحہ سوم شہر ا			
یاد از کفر چہ ہے کیا اوس کا سوم ہر گ	۵	۱۰۷	۱۶۵
یہ کہے ماتم کا غل بیا ہے کیس تم کش کا فائز	۸	۱۰۸	۱۶۶
ہو جو مقتول جفا اوست کا سوم کیا ہو گ	۷	۱۰۹	۱۶۷

شمار صفحہ	شمار نوٹہ	تعداد و استعار	مطلع
۱۶۸	۱۱۰	۱۰	بھول میں بی وطن کے واویلا
۱۷۰	۱۱۱	۸	آج جنگل میں شہ گلوں قبا کے بھول میں
۱۷۲	۱۱۲	۹	شہ پہ چو پابند غم بھول چڑھانے لگے
			فاتحہ دہم شہدا
۱۷۳	۱۱۳	۷	لاشہ سرور ہے ریتی پہ پڑا اس روز سے
			نوٹہ ام حبیبہ سواری حرم
۱۷۴	۱۱۴	۷	کہا ام حبیبہ نے یہ بندی کس کی آتی ہے
۱۷۵	۱۱۵	۷	لے ہو سنا آتے ہیں کپلے سر بازار امت کے گنہگار
			داخلہ حرم در زنداں
۱۷۷	۱۱۶	۷	جان و دل مٹھنے اجاتے ہیں زنداں میں اب
۱۷۸	۱۱۷	۸	میدان جفا میں بویے غل و کفن کوئی
			داخلہ شہنشاہ در زندان
۱۷۹	۱۱۸	۸	کرتی پیے آہ و کاسند کے دیچہ کمر
۱۸۱	۱۱۹	۷	کہتے تھے زمین انبیا جان ہمارا نہ پوچھ

صفحہ نمبر	نمبر	نمبر شمار	مطلع
			ہیقراری وفات حضرت مسکینہ در زندان
۱۸۲	۱۲۰	۱۰	کہتی ہے کوئی قبل از زنداں کا در کھول دے
۱۸۳	۱۲۱	۹	ما تم ہے کس یتیم کا زندان شام میں
۱۸۴	۱۲۲	۸	روستے ہیں حرم کسکو زندان مصیبت میں
۱۸۶	۱۲۳	۷	کہتی تھی ماں دل جلی پھیلے پر سو گئی
۱۸۷	۱۲۴	۹	محو رہے بی بی بنو رہے بی بی
۱۸۸	۱۲۵	۸	روتی ہے تھکوا درائے بے پدر مسکینہ
۱۹۰	۱۲۶	۸	دختر شاہ کہاں شام کا میراں کہاں
۱۹۱	۱۲۷	۷	کہتی تھی خیر و کے بانے زار اماں ہوتا رات
۱۹۳	۱۲۸	۷	عائذ گناہ ہے ہیں مسکینہ کو قبر میں
۱۹۴	۱۲۹	۸	بولو کچھ اپنے منہ سے لے بے پدر مسکینہ
۱۹۵	۱۳۰	۶	عائذ نکاح سے رہیو نگہیاں لے زمیں
۱۹۶	۱۳۱	۸	عائذ سے کہہ رہے تھے بد اختر چلو چلو
۱۹۸	۱۳۲	۷	عائذ سے کہا رو کر لو جاؤ خدا حافظ
۱۹۹	۱۳۳	۷	اے خلک زندان میں جان بچتے کبت کس ہے
			اربعین شہداء و فریاد حرم

شماره	تاریخ	مطلع
۲۰۰	۱۳۳۲	ہوتی ہے آج ابتدائے روضہ شہید کی
۲۰۲	۱۳۳۵	لازم ہے یہ ظلم و ستم کو بلا نہ تھا
۲۰۳	۱۳۳۶	رو کے زمین پر یہ کرنی تھی افغان سید پروپیوٹر
۲۰۵	۱۳۳۷	کس زباں سے حال دفن شاہ بکروں
۲۰۶	۱۳۳۸	روٹی ہے غنچہ زمین بھائی کو
۲۰۷	۱۳۳۹	کون ہے چرخ کھن بے لکڑیہ کفن
۲۰۹	۱۳۴۰	بے لکڑیہ سرور ہر دوسرا چاہیں دن
۲۱۰	۱۳۴۱	شہید چہاں کسی غریب کو ملتی ہے
۲۱۳	۱۳۴۲	شہید یسوع و خنوخ کے مروتی آج ملے ہیں
۲۱۴	۱۳۴۳	سواری اوسکی ہے جس کے جلو میں کوئی نہیں
۲۲۰	۱۳۴۴	مٹی میں آج بادشاہ کر بلائے
نوحہ جات حالات متفرق		
۲۲۱	۱۳۴۵	جز غم شاہ کسی رنج میں رونا کیسا
۲۲۲	۱۳۴۶	را کر دو شہنشاہوں میں خالی درجہ جات
۲۲۳	۱۳۴۷	بھول گیا کس طرح مشہور ہے سر کا واقعہ
۲۲۴	۱۳۴۸	کل سے یہاں آ کے سب کسکے لئے روئیں گے
۲۲۶	۱۳۴۹	زمین پر کسی پاس میں آئیں تو دفن کر

مطلع	شماره	تعداد اشعار	شماره صفحہ
یاسید نام ہمارا سلام ہو	۸	۱۵۰	۲۲۶
بیسفر ارمی حضرت صفور اور یاد شاہ کرپڑا			
صفور اکا دل جو ہجر پدیں نگار ہے	۱۰	۱۵۱	۲۲۹
روا ملی اہل حرم سوئے وطن			
دیتی تھی زینب یہ صد ابھائی وطن جاتی ہوں میں	۸	۱۵۲	۲۳۱
داخلہ اہل حرم در وطن			
کہتا تھا آہ بیکر مدینے والو	۸	۱۵۳	۲۳۲
کہتا تھا بیکر آہ کہوں تم سے میں کیونکر اہل بیت	۹	۱۵۴	۲۳۳
تھیر کھلا ہے گونسا سر ازلے وطن	۱۵	۱۵۵	۲۳۵
پدر کو کہو کے جو سجاد مستہام آئے	۹	۱۵۶	۲۳۸
خیرانی ہے زینب لٹ آئی ہے زینب	۸	۱۵۷	۲۳۹
آرہ پدر دو بکجا ملتے ہیں بیمار دو	۸	۱۵۸	۲۴۰
دینی تھی صفور ایہ صد امیر مسافر کیا ہوئے	۱۱	۱۵۹	۲۴۲
لے عزائے ابن حیدر الوداع	۸	۱۶۰	۱۸۴
شہادت حضرت امام رضاؑ			

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض حال

مقبول دو جہاں ہے شوکت ترا کلام
عزت یہ دی ہوئی ہے شہر مشرقین کی
منظوم کر ملا کی سر روزہ پیاس کی یاد قائم رکھنے کے لئے تشریف منعمت
جناب شوکت نے جام شہادت کے تین دوور قائم کئے اور تشریف کا
مئے جب امام کے آگے یہ کہہ کر پیش کئے کہ
پیامو سبیل ہے مژدہ حسین کی
پہلے دو جام مکرر سے کر دو میں آئے لیکن پھر بھی آتش طلب بھی
اور ہر طرف سے صدائے اعطش بلند ہے اوس ذمی شوکت
ساقی کی اس صدا نے کہ
آنکھوں میں سب کی جاگ شہادت ہو ضرور نہ ہر ذمہ دار صدیق حسین کی
سیراب ہوں ساقی کو تر کے فیض سے نہ کیفیت ایک جام میں تیرے تین کی
آنسو بھرا دیا میں پیاس کی مونسو نہ بھلاؤ نہ تنگی کو شہر مشرقین کی
عجائب صدیقی کے دلوں میں جو عشق غم کو دیا لا کر دیا ادران کے
ساحر حشیم سے اشکوں کے دریا بہا دئے
چونکہ تشریف کا مان کر بلا پر تیرے دل پر پیاس کی شربت زیادہ تھی

اس نے اتیسرا جام بھی باعتبار کیفیت و اثر کے اسی قدر جگر سوز و دل ز
ہے لیکن افسوس قبل ازیں کہ اس کا دور چلے پیر نیچا نہ کا جام حیات
بہر گیا اور وہ اس سبیل کو دوسروں کے نذر کر کے کناک سبیل بن چکا
یہ بقی عشق دلی اور نیت حقیقی کا فیض ہے کہ امام غریب لوطن مداح
کی موت بھی حالت غربت میں بمقام گلشن ہوئی مرحوم و مغفور نے اپنے
ایک مشہور نوے کے مقطع میں فرمایا تھا کہ

آ کے ملک سے کئے روضہ نشہ پر او سے

مہنڈ میں شوکت کی جب قبر بنانے لگے

جس حسن عقیدت و صدق حجت کا نیتہ مقطع مذکور تھا اسی کا فیض یہ
بھی ہوا کہ جناب شوکت مرحوم و مغفور کو امام بارگاہ سبطین آباد واقعہ
سہیا براج میں مدفن مہر ہوا

ناظرین باتمکین کی آنکھیں حسب دستور اس دیباچہ میں حصہ دم
کی خصوصیات کو ڈھونڈ رہی ہیں لیکن افسوس اگرچہ حصہ سوم آج
۵ سال سے مکمل ہو لیکن بمصدق کل امیر مرہون کا وقت تھا یہ سبب
نوٹ۔ یہ نوحہ دفن کے حال کا ہے مطلع یہ ہے۔

سید سجاد حبیب قبر بنانے لگے لڑا کے سر شہزاد قبر بنانے لگے
پونے نوحہ کے لئے ملاحظہ ہو جا کہ شہادت حصہ دم اسی نوحہ کے پورے جانے پر ایک قصہ
میرزا بھی ہو چکا ہے جو نصف مرحوم نے بالتفصیل ایک مسدس میں نظم فرمایا ہے
مسدس مذکور عجوبہ سلام و مرانی شوکت مرحوم کے ہمراہ طبع ہو گا جو عقریب طبع ہو

مرادات گونا گوں اسکے ترتیب دینے کی نوبت نہیں آئی اور یہی وجہ ہو کہ والد مرحوم
 و مغفور اسکا ویسا چہ نہ تحریر فرما سکے اکثر بہ سبیل تذکرہ وہ اسکی خصوصیات
 کا ذکر فرمایا کرتے تھے کاش اجل نہیں آتی مہلت دیتی کہ وہ انہیں حوالہ
 قلم کر دیتے بغیر اسکے یہ مجموعہ ایک بڑی حد تک نامکمل رہا۔ بقول تصنیف را
 مصنف نیکو کند بیان اول مرحوم کے بعد اول کے کلام کی خوبیوں اور
 خصوصیتوں کے بتلانے کے لئے تجسس اور غرض کی ضرورت ہو اور جس پریشانی
 و دل شکنی کے عالم میں یہ مجموعہ طبع کرایا جا رہا ہو وہ اسکی متقاضی نہیں
 کہ اس عزم فرض کے انجام دہی کی کوشش کی جائے بدرجہ مجبوری اسے
 کہی بنا سبب مع کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے خدا نے چاہا تو مجموعہ سلام و
 مرانی جناب شوکت مرحوم میں مرحوم کے اس صنف کلام پر بحث کی جائے
 گی اسوقت اونکے نوجوں کے متعلق صرف اسی قدر عرض ہو کہ اگر حصہ
 جام شہادت کا بغور مطالعہ کیا جائے اور اس چیز پر نظر رکھی جائے کہ ایک
 ہی واقعہ کن کن مختلف پہلوؤں و درجہ لقیوں سے نظم ہو ہے اثر اور سوز و گداز
 کی خاطر معمولی معمولی باتوں میں کیسے کیسے گوستے و کتابے نکالے گئے ہیں
 اور ان جہتوں کا قدیم نوحہ گوئی سیری سادی واقعہ نگاری و مقابلہ
 کیا جائے تو ایک انصاف پسند طبیعت یہی کہے گی کہ کہاں
 بچہ سے اس فن کی ہوئی خلق میں شہرت شوکت یا درنہ پہلے تھی تو کئی جملہ شان
 اس حصہ کی ترتیب و تنظیم بھی جام شہادت حصہ اول و دوم کی طرح
 جامع نوحہ جات جناب شوکت عظم مکرم و عظم سید عبدالحمید صاحب
 فرمائی ورنہ والد مرحوم کے انتقال کے بعد جو عالم پریشانی و انتشار تھا

اوس میں یہ چوہ بھی گویا تلف ہو گیا تھا عام موصوفت بحال محنت و مشقت تمام
 نوجوں کو صفات لکھ کر بیان کی شکل میں ترتیب دی کیا عجیب کہ والد مرحوم کی
 روح بھی اس محنت پر غم محرم کو وہی دعا دیتی ہو جو انہوں نے حیات دی
 تھی وہو ان شاء۔ برحمت قرین با و آل دست و پنجہ

کہ از بہرین کرد ایں دست رنجہ
 اس تہید کو ختم کر کے قبل میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ناظرین باتسکین کی
 خدمت میں التماس کروں کہ والد مرحوم و مغفور جناب شوکت کو فائدہ
 خیر سے یاد فرمائیں مرحوم و مغفور کے نوجوں نے ہزار ہا دلوں کو ہلا دیا
 اور ہزاروں ہاتھ ماتم امام مظلوم کے لئے اٹھا دیئے آج بیسی اوس
 کی قبر پر نوحہ خواں و نالہ کنناں ہے کل تک وہ دوسروں کے لئے یہ
 سہاجات کرتے تھے کہ

سجدے میں سر گسائیوا لے پو پیا سے و نیا سے جانیوا لے
 محشر میں تہکین سر جیا سے پو سیراب ہوں مغفرت کے پیا سے
 لیکن وہ آج خود نشہ مغفرت اور ایک فاتحہ کے محتاج ہیں اپنی نظر
 بھی دیکھتے ہیں یہی دعا فرمائیں کہ

اے عہد کے یاد رکھنے والے پو دل رنج میں شاد رکھنے والے
 مداح کو اپنے یاد رکھنا پو محشر میں اوسے بھی شاد رکھنا
 زندہ رکھیں پلٹ نہ جائے پو شوکت کی شان کھٹ نہ جائے
 سیدنا علی خلف اکبر جناب شوکت بلگرامی مرحوم و مغفور

دل پر وہ سب سے کیا صاحب
 ظالم و ستم جو کہ رنج و الم جو خلقِ عظیم
 آپ ہوں گے کیا تمام کے لیے صاحب
 آپ تھے یا مصلطفے اصحاب امت کے کلام
 کہتے ہیں رو کر علیؑ کی ہے یہی خلقِ عظیم
 آج خدا سے ملا صاحبِ خلقِ عظیم
 اسے جہاں سے گیا صاحبِ خلقِ عظیم

رخ میں جھلک رہی ہیں فاطمہؑ یہ ہیں ملی
 اور نہیں پوچھتا صاحبِ خلقِ عظیم
 کہ تم اپنی زخماں بیاں کیوں نہ کروں میں فدا
 مجھ سے تنہا ہو گیا صاحبِ خلقِ عظیم

کیوں نہ کریں دل بکا ہوتا ہے سب سے عبدا
 حامی شاہ و گرد اصحاب خلق عظیم
 لاکھ ہوشوکت برا بھولے لگا کیوں بھلا
 ادس کو بر و زہرا صاحب خلق عظیم

۱۲
 روح

رورو کے سیاں کہنے ٹھٹھ پیلے لہر لہر انا سے ملا دو
 اماں انہیں ہم لوگوں سے نہ کہیں نہیں دیکھا انا سے ملا دو

ہو گیا بوجہت دیر تو کھیر نہیں گئے نا نام کہاٹے نا نا
 وہ دیکھ کر ہر بول گئے ہمیں دونوں کا رستہ نا نام ملا دو

منہ دیکھ کر کیوں رو تیں سب لوگ ہمارا ابتلا وید کو
 اماں چوہا ہم نے سبب بوجھنے اس کا نا نام سے ملا دو

سجین بھی دیکھا اسے انہیں یہ جگہ انکا رجا جاکے کر ہی ہا
کوئی ایسی جگہ نہ پائی کہ جاتے تھے ہم سے کہہ دینا ہم سے
جاتے تھے جو غزوہ نہ ہو کہہ جاتے تھے ہم سے کہہ دینا ہم سے
جہم سے ملے جاتے تھے کہہ جاتے تھے ہم سے کہہ دینا ہم سے
کسو سے ملے جاتے تھے کہہ جاتے تھے ہم سے کہہ دینا ہم سے
جاتے وہ کہیں کہ تو یہاں رہتے نہ باہر جاتے کہہ دینا ہم سے
استغث تو یہ کہہ دینا ہم سے کہہ جاتے تھے ہم سے کہہ دینا ہم سے
رونا نہیں دیا یہ کہہ دینا ہم سے کہہ جاتے تھے ہم سے کہہ دینا ہم سے

جہم سے تو خطا ہو گئے کہنا ہندو الا یہی میں نے کیا
اب غفل و کفر دیکھے تھے ورنہ کو بیٹا نا اس کو ملا دو

فرمانی نہیں نہ میں تصدیق میرے پیار و نانا کو ملا دو
کس دل سے سنوں کہ میں کہنا یہ تمہارا نانا ملا دو

شوکتِ صفیٰ خوشی بواجہ سے چھپا میں
سلطینِ رسولِ عربی چلے خدا را نانا سے
ملادو

نوحہ (۳)

اے مومنو تم سے میں عداقت سے
لو دو زلفِ دنیا سے چلے جانبِ جنت
چہرے کہاں لایا ہے اب جو فی خدا کی
افزین صد انوس ہوسے خلق سے رخصت
حضرت پیر رحمت

کی قدرتِ است سے رسولِ دوسرا کی فریاد
دنیا سے گئے سبک زمانے کی ازیت پیر رحمت

یا دایمی سبکو وہ نماز میں ادا نہیں
دیکھا جو بلال آپ کی سجود شہادت پیر رحمت

کہنے تھے دعا گوشت دیو تھے دعا اب تھے کطف خدا اب
 ہے جب تو قلب اپکا یا شاہ رسالت پیغمبر رحمت
 کہتے ہیں یہ طہین روئے ہیں کھڑے ہم اور انجمن
 کیا بھول گئے اپنے زبانی ہیں زہر رحمت
 ہوئے ہیں گئے پابند مصیبت پیغمبر کو
 دنیا میں ہیں گئے بہت پاس بول کو یہ رحمت
 گوشت عصیان سے بہت پاس شوکت پیغمبر
 پیچھے شفاعت کو مرعی ختم ہیں شوکت پیغمبر

اور فرق علی کہ تہیہ عاتوں جناب کو

سبطین بجا کردے تہیہ سر کھول کے ہاں کو

کہو لے پڑے کرتی ہے فریاد و فغاں
 سہرا نہ لیتی گئیں اس سوختہ جاں کو
 ہر کہتی ہیں لپٹا کے گلے سے
 ام سلمہ و خنوم کہ ضبط قفاں
 کے زینب و خنوم کہ آہاں ہیں بی بی
 دنیا سے گیا وہ پھر آہاں شوق سے وہاں
 روئے سے وہ بھجائیں تو نہ بلا تے
 بے ان کے بھلا جاتے ہی کیونکر نہ بلا تے
 مٹی کو بھلا جاتے ہیں رسول و وہاں کو

مرقیہ گئیں لیکے وہ پہلوئے شکستہ
 لیکن نہ کہا منہ سے کبھی درد نہاں کو

دنیا میں جو اندوہ و الم سہ گئیں زحرا
 نولا و کلا دل چاہئے ان سب بیاں کو

سلتے ہیں جو بیدار و نافرمان ہیں چھینکر
 نشانہ ہے خدا میرے پیچوں کی نقاب کو
 خوش ہوتے ہیں بواج مہر سے وہ لوگ
 کیا بد نہ دکھائیں گے رسول کے شکر
 شکر تیرے الفاظ میں سب درویش کو بہ
 بے درد نہ بھیجینگے اس انداز بیاں کو بہ
 لوح

دم نہ بھٹیں شاوہاں بعد رسول و وہاں
 دنیا میں روفی ہے وہیں ہلوشکستہ فاطمہؑ

ہوتی ایسا یونہی نہیں پاموشکستہ فاطمہؑ
 دنیا سے جنت کو پوچھیں ہلوشکستہ فاطمہؑ

کہتے تھے رو کر دیا سچن سے کہوں دل کا مین
 راہ راہ داب کوئی نہیں پہلو پہنچاتا تھا جی
 جب یاد آئے تھے نبی عمر سے پہنچاتا تھا جی
 زون عمر بھی حل ہیں پہلو پہنچاتا تھا جی
 میں اب ہوں خستہ چہرے پہلو پہنچاتا تھا جی
 اسے جان ختم الحزن دل میں ہو اک شور مین
 سناں سب بیت گناہ پہلو پہنچاتا تھا جی
 پہلو سے غم کیوں اچھڑ گئی پہلو پہنچاتا تھا جی

اگر کسی نے بھی دیا پر سنا نہ تم کو باپ کا
 غم دل شکستہ ہی گئیں پہلو شکستہ فاطمہ

تم جبر و تبہیم کو اٹھ کر ذرا سکین دو
 روئے ہیں دونوں مر رہیں پہلو شکستہ فاطمہ

اسے دقتِ غیرِ شکرست فدا ہوا ہے
 ہو گا نہ تم سدا و خیرین پہلو ہے
 تہ فاطمہؑ

کس کا باغ ہے سب کو فانی ہے
 کس کا کیا کینِ قضا سنگدیں
 حلقِ مسجور ہے جو ہے
 کس کا بہا کوئی ہے

کون سے خاک نشین کی خاطر
 اڑتی ہے خاکِ عزا کو فانی میں

بلے پیر ہو گئے کس کے پیچے
 کس کا کھر بار لٹا کوئی ہے

کس کے ماتم میں پیوں کی طرح
 روتی ہے خلقِ بے قرار
 حق کے بھروسے کی نذر آہ
 روزہ دار و بنی آدم
 کی نمازی ہے قطعِ جس کے
 دوشِ احمق پر کس کو
 زخمِ اس سے

وہ نہ جائے گا تو شرکت کا عبا
 لکے جائے گی صبا کو نے میں
 درود لایا کہیں گے کس سے
 عز با و فقر او کو نے میں

نوحہ

ماقم ہے بوڑا بٹ کارو سے نہیں پہ آج
 دھما ہے آسمان دل اندا ہے پہ آج
 دھما ہے غریب خدا کا نام پہ آج
 پتو نہ خاک پتو نہ ہے سرگردوں سرگرد
 خاک مزار سرگرمی ہے تھا جلوہ پہ آج
 جس پر نشان سجدہ خالق تھا جلوہ پہ آج
 جہنم ہے آہ سر کا لہوا س جہنم پہ آج
 زینب کے سر سے اٹھ گیا سایہ پیر کا آہ
 شفقت کا ہاتھ رکھ گیا کون اس ترے پہ آج

استاد جو مل کو رو سے ہیں سب ملک
 ماتم ہے بوڑا بٹ کا خوش بریں پہ آج

سائے سے دھوپ میں نہیں لائیں نہ فاطمہ
 وہ نہ نہال لوٹ رہی ہیں نہیں پہ آج

کہیں پہنچے سہ پہلے میں شہید بعد
 دہشتے پہنچے بابا جان تلی نہیں پہنچ
 نہ کوئی پوچھنے والا نہیں پہنچ
 کیا وقت پر گیا ہے کسکین پہنچ
 شہادت دے ابھی تھک ہو مہلت دے پہنچ
 بہت لگاؤں جا کے خوف کی زبیر پہنچ
 (۱۰)

بعد آپ کے ایشادہ دیں ہرگز نہ جینے کی نہیں
 چھٹ جاگی اس سے غذا صغرا بہت پیار ہے

ہرگز نہ جینے کی نہیں
 چھٹ جاگی اس سے غذا صغرا بہت پیار ہے

ایسی ہوتی تھی جس سے جدا ہو سارا گھر
 ابھی کسی سے یہ جفا صغیر ابست پیار ہے
 یہ درد اور ایسا محن یہ رنج اور سونا و
 ایسا مرض اور یہ دوا صغیر ابست پیار ہے
 بل شاہ دین بہر سفر طلبی نہ کیجے اس قدر
 اسے راہی کہ برب و بلا صغیر ابست پیار ہے
 کہتی ہے کوئی دلخیزیں بابائیں صغیر ابست پیار ہے
 چھوڑو نہ تم غم خدا صغیر ابست پیار ہے

جس درد و غم کی بے پیر رنکھیتی کی خبر
 کہو نہ کہ جسے کی یہ جفا صغیر ابست پیار ہے

جا کے تسلی دینے شفقت کی باتیں کہجے
 پناہ جاتے یہ کہجے دعا صغیر ابست پیار ہے

اس کے تصدیق میں خدا موصوفہ کو بخت شفا
کرتی تھی تو شوکت شہر صفرا بہت پیار ہے

جب دین سے سوئے کرٹ بلا اصفیہ
بولی صفرا اہم تر ہے جانے سے پہلے
کرتی تھی پیار بابا یہ تباہی جانے پہلے
صاحب خانہ چلا جاوے تو گھر پہلے

سب کو جاننے کی خوشی ہے کہ سو ہو گا میرا
کون پوچھے نہ سے اسکو پھر کس پر ہے

کون باقی پر ہماں بیار کی تسکین کو
ساتھ عمر کے پھر کھی اماں بھی ہر حال

کیا سنیہ
 ہر کیا افس و دنیا کا لہو
 بھائی اکبر تو میرے عاشق تھے وہ کیونکر چلے
 گھر میں اپنے رومی رہ گئی صفحہ غریب
 سوئے گھر بیمار غم کو سید لگا
 چھوڑ کر بیمار غم والی نیر چلے
 سنیہ اکبر پیر والی جگر چلے
 کہ بلا میں اسے مدینہ میں آیا ہے عرض
 دل یہ صفحہ گستاخانہ لب لبو اسے چلے
 دل شکست گرد گستاخانہ بھی ساغری چلے
 ختم میں اس پیر
 کو شکر
 میر

روتہ ہے کس کو حاکم کیوں اے ظالی ہاکم

برہان ہے تجسّم غریبوں کے ہاں مالِ عالم

سوز غم نہاں سے فریاد اور فغان ہے
 فرشتہ نہیں ہے اکدم کیوں لے ہلال مالم
 کیوں سر ہلکا ہے تیرا ہے یہاں کیوں
 گون ہے شمع ہے غم کیوں لے ہلال مالم
 گون ہے دل ہے ہلال مالم کو پار
 منہ تیرا ہے غم کیوں لے ہلال مالم
 چلتا ہے اشارہ کر کے ہلال مالم
 ابرو کا یہ سحر کیوں لے ہلال مالم
 دیتا ہے رن پہنچ کر کیوں لے ہلال مالم

سب حال کر بلا کا دیکھا ہوا ہے تیرا
 کچھ یاد ہے وہ عالم کیوں لے ہلال مالم
 ہے یہ غم دامن کیوں لے رہے ہیں مرد و زن کیوں
 کیا کیا محرم کیوں لے ہلال مالم

شکست ہے شہ کا نوحہ گزرتی ہیں اور اسکی اثر
سن لو یہ فریادیں ذرا پھر بال کھو لو فاطمہ

کتنے تھے شاہ دوسرے کہ بلا میں آگیا
یکدم کا قافلہ سے کہ بلا میں آگیا
جین کا وعدہ یاد ہے کہ بلا میں آگیا
بقیہ کہ تھا وہ کیا ہے کہ بلا میں آگیا

یہیں کہ طرف تیغوں کے پہلے حاضر نہیں ہوا ان پہل
دے اب غمخیز ہی ذرا لے کر بلا میں آگیا

یہیں کہ طرف سب میرزاں کوٹ کھسا رہا کہاں
سب کو جویر اشتیاق تھکے لے کر بلا میں آگیا

منہ سنا کے گھر سے موٹر کے شکر میں آگیا
 بوکر عزیزوں سے جدا ہے کہ بلا میں آگیا
 تیرے لئے بنیوانا مبارک ہو کہ بلا میں آگیا
 قبروں سے اب رتی بیا ہے کہ بلا میں آگیا
 اٹھ غریبی سے اگر بھی ہے ہدیہ کو پورا بھی ہے کہ بلا میں آگیا
 درکار سے اب اور کیا ہے کہ بلا میں آگیا
 جتنا شامنا ہوتا تھا جتنا روز لانا ہوتا تھا کہ بلا میں آگیا
 جو کچھ دیکھا ہوا تھا کہ بلا میں آگیا

قسمت نے نہ بھگا اگر اوس آستان پاک سے تیرے
 شکر میں دو ٹنگا یہ حد لے کر بلا میں گیا

اس طرف شاہ اور سہیل بن میں کنگے جاتے ہیں وہیں میں
 طویل وقت کی صفر اشاعت کی تیسری ہے یہ ماہ غرا کی
 رو سے کہتی ہے ادوی سے دیکھیاں سے پلٹے بھی کرکے کیا
 دیکھنے کیلئے مری خدا کی تیسری ہے یہ ماہ غرا کی
 کس زبان سے کہی اس شکر کی تیسری ہے یہ ماہ غرا کی
 اس سے دوسری کہ شکر نے قضا کی تیسری ہے یہ ماہ غرا کی

میرزا

آگے کی گھوڑوں سے جدا و احسین کی
 ہونے لگا ہر اک کو ثواب بکا نصیب

شوکت طے ہیں شد کے غلاموں کو کیا نصیب
 اس سال پھر جوئی شدوں کی عذر نصیب

فوج نیرنگی کے لائی ہے شاہ کو
 میں آئے کرب و بلا میں بلا نصیب
 ٹھہرے ہیں اور شے ہیں وہ گلزار آہ
 جلتی رہیں پتھر کی تھکوا ہو نصیب
 ٹھہری رہن زمین نینوا میں آج
 وہ مول سے رہا ہے شفاعت ہو نصیب
 کہ جسے کھانا شفا ہے ہم پر کیا
 کہ نہیں جو پتھر پہنچا ہو نصیب
 کہ جسے کھانا شفا ہے ہم پر کیا

آئے ہیں جسکے شوق میں ہم گھر کو چھوڑ کے
 مانگو دعا کرے وہ سعادت خدا نصیب

کیا پیش آنے والا ہے کل کی خبر نہیں ہم
 انکس تو پوچھیں کو اسب و غدا نصیب

دھلے نصیب چادر خاک شفا سے منہ
 قسمت کہاں کہ ہو کفن کر بلا نصیب
 شوکت بہاؤم سرور سے اشکِ ہوا
 جنت میں بھی نہ ہو گی یہ آب و ہوا نصیب

خوف
 ہمراہ تو بھی کو مہم کی بصد کرد فرمایا شہر کا قافل
 سو سے کرب و بلا فوج کو لایا شہر کا قافل

اکھوا کے ترائی سے خیاہم شاہراہ دروازہ تھکار
 یکھ خوف خدا کا نہ دل خوں میں لایا شہر کا قافل

دیکھا نہ سنا دل کسی کا فرنگ کا بھی ایسا تھا شہر کا قافل
 کیا جانے تھا کوئی مٹی کا بنایا شہر کا قافل

جس شاہ کی غربت نے زمانے کو رو لایا رحم اس نے کھلایا
 نام کرم و لطف سے واقف تھا نہ آیا شہید کا قاتل
 گلزارِ دید اللہ کو اسی میں ملا کر چھو لائے بد اختر
 ہاں اسے سے غرض نام شہکار نے پایا شہید کا قاتل
 فراتے تھے شہرِ شہر کا سر آرا کو دکھا کر سجاد سے قاتل
 بوجانِ پدِ پیاب کا سر لینے کو آیا شہید کا قاتل
 شوکت جو کیا کرتا تھا دشمن سے بھلائی کی اس سے برائی
 کس درجہ بیاہ کا رو سپہ دل تھا خدا یا شہید کا قاتل

حضرت کی شہادت کا ہر اک کو یقین آیا

یہ تھی کہ محرم کی جب شہر میں آیا

سب خلق خدا رومی خود کب و بلا رومی
 جب پتیل شہ دیں کو وہ دشمن دیں آیا
 شہ کشتے تھے بھائی سے دریا کی ترائی سے
 فیوں کے اٹھانے کو جب شکہ گایا
 اک حشر عیاں ہو گا اندہ سیر جہاں ہو
 غصہ ہو تھیں ان پر اے باہر چلیں آیا
 کتے تھے شہ والا سے قوم جھپٹا لیا
 علم نے جو بلا پاتا تو یہ خاک نشیں آیا

شکست میں ترے نالے کچھ ایسے اثر والے
 سن سکے جنہیں منہ کو قلب حریف آیا

کیوں بچا ہوتا تھے ہو کیوں بچا کر ملتا تھے ہو
 میں آپ سے رہنے کو اس بن میں نہیں آیا

نوح

کہا کہ بیشک جب کہ صبا جنگل میں گرے گا یہاں پہنچے گی فوج جہانگیر سے وہاں جنگل میں گرے گا یہاں پہنچے گی دعوت میں عبادت تھی نہان دو دو سو گئے جنگل میں گرے گا یہاں پہنچے گی امید کہیں اب سے بھلا جنگل میں گرے گا یہاں پہنچے گی تھا میں جس کے سبب میں اس جنگل میں گرے گا یہاں پہنچے گی حضرت کو کسی کی اس نہیں بدد کوئی جزا یہاں پہنچے گی اسے اہل وطن دعوت دعا جنگل میں گرے گا یہاں پہنچے گی

آرام سے و سب ترن شقی لکھن میں ہوا لا علی
یہی یہ پڑے یہاں لکھن میں گھر سے پڑی

نہج میں لے او یہ تھوڑے آئے ہیں غلام آزاد ہے
ہر سمت کہا ہے وام و غلام جنگل میں گرے گا یہاں پہنچے گی

خونِ غمِ ایک پشونت تو کی کہوں تو ایک نصیب تو کی کہوں
 خونِ غمِ ایک پشونت تو کی کہوں تو ایک نصیب تو کی کہوں

دلِ جلانی ہے مرا حضرت شکر کی کیا ہے
 خونِ کرب کی ہے عکسِ اکبر کی کیا ہے
 خونِ روتا ہے جہاں شکر کی کیا ہے
 یاد آتی ہے جیسے شکر کی کیا ہے

خدا میں ساقی کو شکر سے یہ کہتی ہیں بتو
 دیکھتے چلے مرے کسین و گسین کی پیاس

خونِ سلاوات نہ تیغوں کو ملا یا جب تک
 کہ ملا میں نہ بجی اشکِ بے پیر کی پیاس

ایک فسانہ ماتم ہے دو عالم کے لئے
 شہید کا اور اصرار ہے شہید کی پاسبان
 صبرِ پیشوایانِ حق ہے شہید کی پاسبان
 بھولی اکبر کو کسی نے شہید کی پاسبان
 ایسی دیکھی ہے شہید کی پاسبان
 ترشہ کا مالِ کرم ہے شہید کی پاسبان
 فکر و تدبیر میں ہے شہید کی پاسبان
 (۱۵)

قیمت کا کیا پھر ہے آخر کیا انداز ہے
 اور ہے ہر سہہ مثالِ عزا پر شہید کے قتل کی

سوچو لو سہہ الٰہی عزا پر شہید کے قتل کی
 سفنان پر کیوں کر ملا یہ شہید کے قتل کی

کٹ جائیگا کل کس کا سر کل کون ہو گا بلے کی
 باقی اسکی میری شیب باقی نہیں ہے کسی
 اب روک لے شیب باقی شیب ہے کسی
 کیونکہ شیب باقی شیب ہے کسی

آپ کی نظر کی رواد شیب قتل فرما دے شیب قتل
 کیا کیا ہوئی شیب بیدار شیب قتل فرما دے شیب قتل

جنت پور کا حضرت گورا اٹھانہ روٹا دیا حسرت و دور
 رو کے کریم صبح و شام شیب قتل فرما دے شیب قتل

مکھیر دیکھیں فرق کا زلف شیب اللہ اس کے کواہ
 کیا کیا ہوئی شیب بیدار شیب قتل فرما دے شیب قتل

رود کے بیان کرتے ہیں جو کہ گناہے قتل شب
 اور دن لعین سوئی ہے رشا و شب قتل فرست کر ہو
 دیکھئے کہ بھی بھول کے تو روئے ہو کہ شب قتل
 نیز گنجی چرخ شمع ایسا ہے پیراں قتل فرما دیا
 کہ ہے ہر حرم صبح قیامت کی ہے پیراں قتل فرما دیا
 یاد آتی ہے عاشورہ کی رود اور شب قتل فرما دیا
 مجلس میں کہیں نہ غلام شہ صفدر سے شکست قتل
 سکھ قتل کی رود اور شب قتل فرما دیا

یاد میں ازینب کے ہیں اے شہ قتل حسین

آگیا رائدوں کا ہیں اے شہ قتل حسین

کہہ دے تو انصاف سے کیا ترے بہاں نہ
 فاطمہ کے زور عین اے شیب قتل حسین
 اے شیب قتل حسین
 اے شیب قتل حسین
 قاتل بد رو حسین اے شیب قتل حسین
 قاتل بد رو حسین اے شیب قتل حسین
 جان یہ کھوتا ہے اے شیب قتل حسین
 کیا ہے یہ شور و شین اے شیب قتل حسین
 دیکھ لے اگر کو خوب ہو گا صبح کو غروب
 ماہ شمس سر قین اے شیب قتل حسین

کہتے ہیں ہا خدا ہوں گے جو کل یہ خطا
 کرتے تھے حسین اے شیب قتل حسین

دل کو کر گی کہ باب ہو گی دم صبح خواب
 بزم کی یہ زینت زین اے شیب قتل حسین

پہلی گئے جن ملک صبح قیامت تکر
 نکلے پھولت کے دین اے شہب قتل حسین

مہمان قضا آج شمع شیں
 کل خشک گلشن کا ہے اور خیر
 سائے سے جسے وہ پتیاں نے نہ نکالا
 وہ پتیاں سائن شاہ کا اور گم زمین ہے

نیچے جلا شہر ہوئے قتل جفا سے
 اب کرب و بلا میں وہ مکان پر نہ مکتی

یہ تکتے ہی شوق سے جس مینہ کے بو سے
 اوس مینہ جرد ہے نہ اترے لعلیں ہے

ہے غرق بنوں گو صر دیہا کی امانت
 بنام و نشان مہربان کا علی کی
 کہتے ہیں نماز اس کو حسین ابن علی کی
 شیخ خفاف پیر ہے میں ہیں جی کا
 چیتا ہی میں جہاں الہی کا
 کہتے ہیں زینب نہیں کھنڈم کہیں ہے
 ہر نوایں زینب نہیں کھنڈم کہیں ہے

(ملاحظہ فرمائیں)

شعر کھلایا کیا حزن کچھ حضرت سے
 طے نہیں کہیں تہ پیر سے تقدیر کے ساتھ

جو کو روئے نہیں حرم و در گاہ کے ساتھ
 رہا نہیں سوتا سب جہی حضرت شبیر کے ساتھ

عشق سوز میں جو دنیا کو بگاڑا تو بے
 ظالمین سکین حرم مسکن شہر کے ساتھ
 ذکر منصب پر پہرہ تھا شہانِ سعد سے
 قربیں جاؤں گا کیا میں تری جاگیر کے ساتھ
 ملک یوں بانوئے شہزادہ سے
 جھڑپوں کوئی بہن ملتی ہے تمہارے ساتھ
 اللہ اللہ یہ ہیں لاشعری صاحبِ قریب
 بزمِ اس جا بوس سے اس صاحبِ قریب

فہرستِ نثریں جو کتب خانہ آزادی کی ہجرت
 خلیفہ جاوید کا سہولت اسی تحریر کے ساتھ

نور

روشنی میں شاہِ دعا عون و محمد کو اب
 کرتی ہے نسبتِ جدا عون و محمد کو اب
 عاشقِ سرورِ علیہ عون و محمد کو اب
 تنگ کا ہے وصلہ عون و محمد کو اب
 کشا ہے تازہ چمنِ کردی ہے عون و محمد کو اب
 بجا ہی ہے اپنے تئیں با اشتکِ اہ
 دیکھنے والے کو شاہِ رضا عون و محمد کو اب
 دیکھنے والے کو شاہِ رضا عون و محمد کو اب
 جیتے ہی نہ اٹھنے یہ سکو و لا ینکے یہ
 لپٹے چلی ہو قضا عون و محمد کو اب

کیا کروں شکست بیان کہتی تھی جگرِ مال
 قن کے حوائے کیا عون و محمد کو اب
 کہتے ہیں شاہِ زمین سبر کو دے ہیں
 تنگی ہو سرت سے کیا عون و محمد کو اب

(۲۵)
نوحہ

کتنے تھے شاہ زمان ماموں کے پیارے اکھو
 تم کو بلاتی ہے ماں ماموں کے پیارے اکھو
 کیا کروں اس سے کیاں
 پیارے اکھو
 پوچھتے ہو وہ خستہ جاں
 ماموں کے پیارے اکھو
 کیا کروں میری جاں کا کچھ
 پوچھتے ہو وہ خستہ جاں
 ماموں کے پیارے اکھو
 ہر کا صوبہ ہے یہ ماں ماموں کے پیارے اکھو
 ماں بھی گرو ہیں پھر لے چلیں
 سب کچھ جا بھر تھا سب کی ماں ماموں کے پیارے اکھو
 دیکھ کر دیکھ کر کہ جب ہو لگی رنج و توبہ
 تم میں پوری ہو گی جاں ماموں کے پیارے اکھو

شکوہت محروں کو اب فکر میں ہیں کب روزِ شنب
 غم سے اوستے دو اماں ماموں کے پیار و اچھو

دھڑ

روستے میں شاہِ زمان لٹی ہیں دو تئیں
 بیچ میں بیچی ہے ماں لٹی ہیں دو تئیں
 پوتی ہے زینب زارِ کدائی اس کو پیار
 ادھکتا ہے دل بیسے دھواں لٹی ہیں دو تئیں

جمع سب کو جو چور منہ پر برستا ہے نور
 ہوئی ہے قربانِ مال لٹی ہیں دو تئیں

زینب آشفستہ حال کھول کے لاٹو نیہ مال
 کرتی ہے آہ و فغاں لٹی ہیں دو تئیں

نور

نورانی ہو گی ہے بہت سلطان دو عالم کی
موجود شاہی ہے صفی ہے عالم کی
غیر نواہ میں غنیا ہو اسے نہ سر کی
اثر اٹھا تو ہوا خرد ہو اس کی ان کی
مہر حجاب مانگ سے افشاں کی غم کی
لکھنے حجاب کی کبر کے کھٹکے چھپا کی غم کی
مرد دہلے ہیں قائم کو عدد منہ سے ہیں روئے ہو
کہیں مائیم کی شادی کا کہیں شادی قائم کی
بندھا جب عقد قائم کا لو کر دول صدائی
رہ لائی ہو دینا کو یہ شادی محرم کی
کر ان ہنسی لے ہاتھوں ہو گی رسم نام کی

کسے وارمن میں کیا نشی کی آرزو
بہار زندگی بہان ہو شکست کوئی دہائی

(۲۰)

ابن سخن کو نیا بیاہ کا خلعت ملا
شہ سے برفن کیا دیا نئی تخت ملا
تخت بالوت پر رات کا خلعت ملا
نوں میں دو باہوا بیاہ کا خلعت ملا

دیکھئے قاسم کو ماں ہستی پر با صد فغان
کس کو یہ تیرے سوا بیاہ کا خلعت ملا

صحن جوانی کہاں شان شہانی کہاں
دامن خاک شفا بیاہ کا خلعت ملا

جلد شادی بنا ابن حنین کا مزار
راوند کو کلی روا بپاہ کا خلعت ملا
قاسم گالوں قبا آپ پشنو کشت خدا
آپ کو سب سے جدا بپاہ خلعت ملا

(۶۰)

ہن کی تھی پکر ام سے نوشاہ
دہو پیں سوئے بو تہا مر سے نوشاہ

کیسی شادی ہوئی یہ راس نہ آئی تم کو
کیا ہوا ماتھ کا گننا مرے نوشاہ

لاش پاپ کے آئی ہے دہن دیکھو تو
اٹھ کے دیکھو مرا تیرا مرے نوشاہ

کب سے روٹی ہوں میں لاش پہنچا لے لے نوشاہ
 ہوں میں ایک رات کی بیوہ مے نوشاہ اکلے
 بچوں سمجھ کے ابھی سو گئے پائے بھی نہ ملے
 یوں قسمت میں لکھا تھا مے نوشاہ اکلے
 شکر خیمہ میں ہو جاتا تھا شوکت
 کتنی تھی روئے جو کبر مے نوشاہ اکلے
 (بہار)

عاشق کے بازو جب شانے سے جدا ہو گئے
 پھر کون نصیبت میں حضرت کی پیروی گا

دریا یہ علم شہ کا جب خون سے تر ہو گا
 جنت میں لہو نعم سے زہرا کا جگر ہو گا

عبداللہؑ کو بلے اس سکینہ کو
 کس سے خبر ہو گا
 عیسیٰؑ کو بلے اس سکینہ کو
 کس سے خبر ہو گا
 محمدؐ کو بلے اس سکینہ کو
 کس سے خبر ہو گا
 عیسیٰؑ کو بلے اس سکینہ کو
 کس سے خبر ہو گا
 محمدؐ کو بلے اس سکینہ کو
 کس سے خبر ہو گا
 عیسیٰؑ کو بلے اس سکینہ کو
 کس سے خبر ہو گا
 محمدؐ کو بلے اس سکینہ کو
 کس سے خبر ہو گا

کس یا اس سے وہ صفہ در کہیں گان خرموت
 جب نزع میں زانو پر شیر کے سر گا

بھونکی نہ دنیا کو عباسؑ وفا تیری
 نالوں تر سے ماتم میں ہر فرزند شیر ہو گا

شکستِ نرے نالوں سے ہوتا ہے
مظلوم کے ماتم کانوں میں اتر جاتا ہے

بانیِ نیا کی تو سے تشنہ لب کی تھینے
وہ اپنے پیرِ اسفد ہے جاں بلب کی تھینے
باز و کس کے اپنے عقبات تو سدھا رہے
کس کو کس کی عیو الفت سے اب کی تھینے

مرے ہوئے یہ دہانِ مٹی سیاسی ہے میری گئی
ماتا ہے ایسا عاشق دنیا میں کب سکینے

بی بی چا تھا تھا زخموں کو دھوا
اب پیاس کا لہو کی کس سے تھیب سکینے

یہ جنگ کی شدت اور پستی پاسبان و حکمت
 جو کچھ دیکھا ہے قسرت و کھود سب سکینہ
 اسے فاطمہ کی پوتی دنیا ہے تنہا و روتی
 کس کے دیکھے ایسے غضب کینہ
 اس سن میں کس کی ظلم و ستم ہیں
 کس کو رولایا ہے میں کیا ادب
 کس کیوں مسلمان پر اترتے ہوئے ہیں
 کس کیوں شہریت نہ ہے ہر وقت
 کس کیوں کفر سے تم پر عجب
 کس کیوں کفر سے تم پر عجب

۳۲۵

معلوم اگر ہو تا کہ انجام یہ ہو گا میں جانے ندی

کہتی تھی تجھی سے یہی روئے سکینہ میں جانے ندی

کہ جاتی ہیں کہ چاہا اب چھو گئے نہ غیب کی گھر پتھر
 لب تشنہ بجایا مگر چاہی مگر چاہا اب چھو گئے نہ غیب کی گھر پتھر
 شرمندہ ہو رہا ہے اگر چاہا اب چھو گئے نہ غیب کی گھر پتھر
 کہیں عمو عدا ہوئے اگر چاہا اب چھو گئے نہ غیب کی گھر پتھر
 اب اپنے زینتی کو کہاں دفن ہو چاہا اب چھو گئے نہ غیب کی گھر پتھر
 چاہا تھا اگر پیاس سے چلنا چاہا اب چھو گئے نہ غیب کی گھر پتھر
 سوئے نہ رہا کہ نہیں سفاکی نے چاہا اب چھو گئے نہ غیب کی گھر پتھر
 تقدیر ہی ہو تو کوئی کیا کرے بولو کیا علم تھا تھا
 قسمت سے اگر روز دراز ہی مرا حلا میں نے نہ تھی

شکیہ کو دیکھو ہوا حق و مال کا کینہ کی گھر پتھر
 مملو ہو رہا ہے تجھ تقدیر کا لکھا میں جانے نہ تھی

عموں پہلے اس کے کالج سے لگا لو کہیں کی دعا لو
 کا ہیکو خطا ہو تے اگر آپ کو تہا میں جانے نہ پتی
 وہ بھی مرے بابا ہی طرح تھے ایک دوسرے کو پسند نہ کرتے
 کس طرح سے کو شہید ہو گئے غم میں شہید ہوا تھا سنیہ
 رہتے ہیں کس طرح سے بجا ہی وہ ایشیا را میں جانے پتی
 کہ دینے اگر تھکوا در ابھی وہ سکینہ شوق ہوا تھا سنیہ
 شوق یہ بیاں کرتی تھی جب دے سکینہ شوق ہوا تھا سنیہ
 کہ تے نیچا چہم سے بو پھر آ نیا و عہد میں جانے پتی
 (ختم)

بھائی کا شیدا اب یا غمظاں خون میں
 ڈھونڈتا ہی ہے اپنے عاشق کو نظر شیر کی

سیکھی ہیں کون لے گا اب خبر شیر کی
 ماتم عباسی نے قوری کمر شیر کی

دیکھ کر ساجانی کا بہاؤ جان کو کچلے لٹا دینا
عمر بختیاری سے نظم شکر
شاہ پر عباسی تھی حالت سہرا شہر
راغ بیلے نکلتے دو ازوہ علم مدح شہر
کلاں شالہ پر ہے شام و سحر شہر
۲۲

حضرت کو تلمیذ و منطق کو دھارے ہو
بے کس میں شہ صفر لے ماہ بنی ہاشم

لے جان و دل ہیڈ لے ماہ بنی ہاشم
روستے میں کھڑے سرور لے ماہ بنی ہاشم

نوہ
 دستہ ہیں شعلے کر شاہ پور سے
 آج طفلانِ حرم میں بجائیں
 آسمانِ رتبہ میں کیوں سجائیں
 ہر پہلو سے قدم لے کر جاؤں
 اس کے کسے کہ وہ باندہ وفا ہے
 اس کے کسے کہ سب اہل دل ہیں
 اس کے کسے کہ عشقِ عاشقان
 اس کے کسے کہ سب اہل دل ہیں
 اس کے کسے کہ سب اہل دل ہیں
 اس کے کسے کہ سب اہل دل ہیں

لوکارا پیا س کارا ہشتی چل بسا
 دشت میں چلتی ہر اب ہند ہی ہو اس کے
 کہ نہ مانا ہی ہوا ہے کہ بلا میں بے نشان
 سرنگوں ہے راہِ رفتن خدا کس کے لئے

[illegible]

جب تم چلے جاؤ گے یہاں سے ایسا کچھ کہاں سے
پیشاب دل کو ہاں کے صبر و قور اکبر

میں نے یہ سب کچھ لکھ دیا ہے۔

آتی ہے موت تم کو شادی کی فصل میں ہو
 کیا رنگ و پیر ہیں زخموں کے ہمارے اکبر
 صغیر
 صغیر نصیب صغیر ہیں غریب انتظار اکبر
 صغیر
 صغیر غم شہار اب انتظار اکبر
 کتنی ہے کیوں شہار اب انتظار اکبر
 کتنی ہے کوئی روئے لاشہ پوچھ کر اکبر
 کتنا ہے کوئی لے اماں شمار اکبر
 رو داد میری سن تھکا تھکا رو
 اب تک فقط جگر میں اک تیرے ہوا پر اکبر
 اب تو سناں بھی دل سے ماں کے ہوا پر اکبر

جبریل کی دھڑلے میں کوئی نغمہ خواں
 ہوتی ہے تہہ غربت ہر دم شمار اکبر

جب سے خزاں نے ٹٹا باغ شہاب تیرا
 اوس دن سے آج تک ہے نالاں ہزار اکبر

و حسن میں بوٹھا ہے اللہ انکو مارے
صرت ہر کے سدھارے شوکت شہار اکبر
(پوسہ)

بازو بگڑتی تھی ہر دم پیالے لے مرے گریختوں والے
گر کے ماں کو کس کے واسے لے مرے گریختوں والے
پس اپنے بچے بھی بلا لے لے مرے گریختوں والے

کس سے اٹھواؤں شہ میں تیرا کوئی باقی نہ ہو
چلے بے ہائے سب کندہ واسے امرتزی صو
مر گئے تم سبھی لوں سے کنارہ دھو دیو بت کھاسلا
کوئی پاں دھوئے ہو کہ سبھ ہائے مرے گریختوں والے

بیابان کا تھا میرے دل کو ادا بن گیا عسکری جا
 کس طرح ہاں جگر کو سنہلے لے کر گزشتی آنکھوں والے
 سے پوچھتے چادر اپنی تھگے سر ایسے تھے دروہ
 اس مصیبت سے بیکو چھپ گئے سر غمیں آنکھوں والے
 اب قائم رکھ لے اپنا شوکت بزم غمیں آنکھوں والے
 اسلحہ شہر بابر کے نالے لے کر گزشتی آنکھوں والے

جین ہی پہلو میں دل کیونکر ہو قابو میں دل
 تو صبر سے لے بیٹھا کر لیں جو اں داغ ہے
 کہتے تھے شاہ کربلا کی گزشتی جو اں کا داغ ہے
 یہ کہہ کر وہاں ضبط ہو گیا کر لیں جو اں کا داغ ہے

[illegible]

میں یہ شاہ دو سر اگر مل جواں کا داغ ہے

نوحہ

جن کو کہ جلی مانگو ہو شادی کی ٹٹنالی سے پیکر اراماں
 کیونکہ وہ باندی تھے تباہوت پہنچا لے پیکر اراماں
 پوٹاک شہنائی کے پہنائی باندی کو پکڑنے سے تو بوند
 حسرت ہی رہی گھر میں یہ بوند اتار لے لے پیکر اراماں
 اتنی تھی تہا رہی جو بھی بات کہیں سے نہ پائے لے پیکر اراماں
 اب جواب کی بائیں میں وہ چہرے لال تم کیا ہے یہ بڑا حال
 اے علی اکبر ترے کوئے کو بسایا لے پیکر اراماں
 جگمگاتے غن پر کے کوئے کو بسایا لے پیکر اراماں
 افسوس افسوس کھڑے کھلے چھوٹا اونٹ لے پیکر اراماں
 یہ تخت عروسی پر کتا بولت کتا تخت لے پیکر اراماں
 دنیا میں کوئی سیاہ کے دن سوتا ایسا لے پیکر اراماں
 دنیا میں کوئی سیاہ کے دن سوتا ایسا لے پیکر اراماں

پھولوں کے بساؤ کفن باندھو گئی سحر تابوت چھپا
 پہچوں گئی سوئے گور بنائے دیکھا لے کر توجہ
 سرت سخی کو نہ پہچانے کو دکھایا ہے تم پر
 سکہ اپنی جوانی کا نہ پہچانے کے قربان ہیں وہاں
 اٹھارہ برس والے شری لاش کے قربان ہیں وہاں
 اتنا بھی نہ سوچو کہ کچھ بویاں کا لے کر چلے
 ماؤں کو بھلا دیگا جواں بیو کا فرشتہ ہو گا کچھ
 اور ایسا شکر تو کسی ماں کا یہ کہنا ہے میرے پر
 یکلارے بنادیں میت کو حبس چمک لائے
 ذرا پردہ اٹھاؤ اگر نہ رو کو ہم لائے

کہاں قاصد جو بنجام رفیقان عدم لائے
صنعتی میں ہواں پیکر کی میت رنگ لائے
بہال ارشد سے نہ نانا دیکھ لائے
بوقد کچھ سینتے ہیں چل بڑھیں کمر لائے
شہر میں رن سے جا کر شکر اندوہ علم لائے
جہان کو اکبر رو گئے فوجوں سے کمر لائے
کہا با تو نے روؤں میں کیونکر اپنے اکبر کو
کوئی پتھر نہیں دل کیا شکا ت ب غم لائے
فقط ہم نصیب مداحی شاہ احمد لائے
نہ راحت لائے قسمت میں پیکر جہاں شکر لائے

دنیا سے زخم کہا کے جو اگر جواں اٹھا
 خنجر سے المیہ بیت کے شور و فغاں اٹھا
 طوطا فلک پہ کس سے کیوں گیں پر میر
 غمخیز حسین کس سے محبوب ہیں اٹھا
 کتھی تھی باں اور و محبوب سے اے آسماں
 اس چھوٹ کو زین سے لے آسماں اٹھا
 لاشے پہ پاں چھو پھری جو کیلے سر
 بیاض حسین کے دل سے دیواں اٹھا

ہزار کی تھی صد یہ مقدار ہے لکھ
ستیر لاکھ سپر فوجاں اکھٹا

سرچے حسین کر کے بولائے یہ بولی ماں
کے اے میرا دم جانا اٹھا

کچھ چلے قتل گاہ میں رو دا قتل کی
دل اب کس سے شکریت بھجریاں اٹھا

لوحہ (۱۹۱۱)

کہیں کہاں حسین کا آرام جاں کہاں
جانی ہوئی ہیں کہاں آسمان کہاں
مقتل میں پوچھے ہیں یہاں کہیں
زخمی پر ہے وہ مرا کڑی جوان کہاں

جب یہ سنا کہ آتھیں روئے ہوئے حسین
بازو پکاری ہے مرا آرام جاں کہاں

میرزا ہو دیکھا ہلوئے اکبر میں بولے شاہ
یہ رسم کھول سا کہاں اور برپہاں کہاں

زینب پکاری دیکھے اکبر کو خوں میں نہ
 کیوں بھائی اسکو زخم لگے ہیں کہاں کہاں
 یاد فریق اکبر نہ رو پی بولی کہاں
 نظروں سے اچ چاند ہوا اور نہاں
 شگفتہ لحد میں خستہ راہ صراط
 عالم آئی المیت کی الفت کہاں کہاں
 لوح (۲۴)

ہوئے بھر گیا میدان میں مشکلی سمنہ
 نیکوں اشکوں کے بندے نہ کی انکوں سے
 عیاں ہے نقش اکبر تو رم کے شور محشر سے
 جواں بیٹے کی دست یوں لگتی ہے کھڑے کھڑے

جوان بیٹے کے لاشے پر کھلے ہیں بال بازو کے
 دیواں اٹھتا ہے رہ رہ کر دھڑل سیٹھ پٹھ ہے
 کلاسی شہر بازو کے دیواں میں کھلے سر
 حجاب آتا نہیں اب تک دیواں کے کھلے سر
 اٹھو عباس تو ہاں بھائی کی کھلی شہر
 جوان بیٹے کی میت اٹھ کر کھلی شہر
 شہر شہر کاموں کی خیر اب دیواں کو شہر
 جی تیری زبان دیوئی ہوئی ہے اب کو شہر

۱۴۱۱
نوحہ

فلک پیر جانی کا زمانہ ہے ابھی

تم تھو تھو کا شانا ہے ابھی

سنگین سال ہوئے حسن جوانی کو لئے
 لگے بڑا زمانوں پر فنانا ہے ابھی
 بلبل بیکار ہیں حضرت کی کمر کو اٹھانا ہے ابھی
 اور نقش علی اکبر کی کمر کو اٹھانا ہے ابھی
 بلبل بیکار ہیں کو بنانا ہے ابھی
 قبرِ صفائی میں ہو چکا ہوتا ہے ابھی
 مجلسِ ختم ہوئی ہو چکا ہوتا ہے ابھی
 روحِ زہرا کو مگر دے رولانا ہے ابھی

قربِ رودے شہزادہ کو شکت لیکن
 دفنِ سرور کے لئے ایک زمانہ ہی ابھی

نور

گوئی سے اصغر معصوم قبر بانی
کشت کیا دنیا سے جی قبر بانی
دودھ نہ جیکا پڑھا جائے وہ رن
سکے جھاپا پس کی قبر بانی
پوچھتی تھی کیمیاں جاتا ہے اصغر کیا
کشتے تھے ابن علی سر بانی
کھا باجو تر جفا چھو گیا سا گل
نور جفا سے تھی قبر بانی

مخملی اکبر کیا شاہ کو کافی نہ تھا
رن سے ہو تم بھی ابھی قبر بانی
کہتی تھی اور دے ماں کیوں مرے ام جاں
گو د آجا ڈی مری قبر بانی پلے

میرا دل بے پروا دودہ نہ تیرا کو ملا
 ہوئے غفلت میں تیرا چہی بے پروا
 گریہ میں تیرا چہی بے پروا
 جب یہ غلام علی

نوحہ

غافل تیرا ہے آج اصغر کا
 غافل تیرا ہے آج اصغر کا

میرا دل بے پروا دودہ نہ تیرا کو ملا
 ہوئے غفلت میں تیرا چہی بے پروا
 گریہ میں تیرا چہی بے پروا
 جب یہ غلام علی

میرا دل بے پروا دودہ نہ تیرا کو ملا
 ہوئے غفلت میں تیرا چہی بے پروا
 گریہ میں تیرا چہی بے پروا
 جب یہ غلام علی

آہ بیگیاں سے ہمارے داویلا
 دودھ بڑھتا ہے آج اصغر کا
 کوئی جا کے ہے یہ بانو سے
 فوں بٹتا ہے آج اصغر کا
 ہمارے زہرا کا لال آج اصغر کا
 منہ سے ملتا ہے روٹی آج اصغر کا
 فوج و شین بھی فون روٹی آج اصغر کا
 حال ایسا ہے آج اصغر کا

مرغ بھلی کی طرح لے شوکت
 دل تڑپتا ہے آج اصغر کا

(۷۴)
 تیرا شکر کر بلا شکر کا فقیر ہے یہ
 تیرا نہیں کر بلا شکر کا فقیر ہے یہ
 تیرا شکر کر بلا شکر کا فقیر ہے یہ
 تیرا شکر کر بلا شکر کا فقیر ہے یہ
 تیرا شکر کر بلا شکر کا فقیر ہے یہ
 تیرا شکر کر بلا شکر کا فقیر ہے یہ
 تیرا شکر کر بلا شکر کا فقیر ہے یہ
 تیرا شکر کر بلا شکر کا فقیر ہے یہ
 تیرا شکر کر بلا شکر کا فقیر ہے یہ
 تیرا شکر کر بلا شکر کا فقیر ہے یہ

جب ہوئے اصغر تمام لگے ثلث اہم
 ناوک جو در چھا شعر کا خجڑ ہے یہ
 حشر میں جب حرم آئے گانا دیکھ ترا
 بولنے سننے یا خدا شعر کا خجڑ ہے یہ

نوح

اے راج دولائے اے تیرے بارے
 بھی شہسبزیں کو دغا دیکے سدھارے
 تم کو تیری سحر میں رہے ہیں
 ملو اسے میں خود نظر میں
 شہسبزیں کو دغا دیکے سدھارے
 زبانیہ پوئے اچھوں کے
 اندر میں جو چھپ چھپاتی ہے
 مرقد میں شہسبزیں کو دغا دیکے
 فوجیہ تیری سحر میں رہے ہیں

دیکھا ہے کسی صاحب اولاد نے یہ تم
 بچہ چھپنے کا مرے پاس مارے

کھو لے ہوئے یا نو کو یہ چلاتی ہے باؤ
 اب بال جہند و لے تری ماں کے سندباد

شکست تھا قیامت نشہ سبکیں کا یہ کہنا
اصغر علی اکبر بھی نہیں پاس ہمارے

لو کہہ کہتی تھی ماں میرے ابرو کہاں
تہم کو دہو نہ ہوں کہاں میرے ابرو کہاں
ایک لگا ہے تیرے چین کیونکر کہاں
میرے آرام جاں میرے ابرو کہاں

جہ میں دلیر با کون بھلائے گا
پاس ہو گی نہ ماں میرے ابرو کہاں
تھی خود دست بھلا خون اد گھنے کی کیا
تم تھے غنچہ دہاں میرے ابرو کہاں

وہ کہہ کر پوچھتا تھا کہ کیا میرے
 سوا قبر میں میرے کسی
 لقمہ سپردِ قبر ہے میرے کسی
 لقمہ سپردِ قبر ہے میرے کسی
 لقمہ سپردِ قبر ہے میرے کسی
 لقمہ سپردِ قبر ہے میرے کسی
 لقمہ سپردِ قبر ہے میرے کسی
 لقمہ سپردِ قبر ہے میرے کسی

کر کے تیری ثنا مانگنے کو صلہ
 جائے شکر گشت کہاں میرے ابرو کمان
 باغ عالم میں پھلے اور نہ پھولے اصغر
 اے کس طرح سے دنیا نہیں بھولے اصغر

دہ بابا بات کیرین جو بھو ہے
 کوشہ

کشتی کھڑے سبط پیر ہے اصغر
 غنڈائی تہیں تہیں کپور کپور
 کینا مری جانب سے دعا بجا رہی کو پیا
 جنت میں میں جب علی اکبر ہے اصغر

کرنیکے کے ذریعہ جلاتا ہے بے شمار
 بابا کی صفائی یہ کرو دم ضد ارا
 میں کہیں بے یاروں اصغر ہے اصغر
 جاؤں میں تہیں چھوڑے کپور ہے اصغر

باد کی طرح کون بنائے گا مری جاں
 مرقہ میں ترے بالوں کے گھونگروں سے اصغر
 لے کہ بیاں بلا سیر سے گھر لے کر
 شہر کی پہاڑیوں پر ترے قدم ہیں
 شہر کی دعا ہے کہ زمانے میں ہیں
 منظور ہے میرا نظفہ لے کر
 (۷۵)



حکم ہی نہیں کرتے دل بھی نہیں بہرتا
 شیر کی ہے کیسی مشکل میں جاں اصغر
 گوی میں شدہ کی تر پو لے بیڑیاں اصغر
 بابا کے صبر کا خوب استخوان اصغر

رانگ نہیں اپنے سنہ کو اپنے چنگ کے فوں سے
 دیکھو تو اس کے اپنے بابا کی نشانِ اصغر
 سکر تہا را مر جا سے بے با تو کسی جانِ اصغر
 تم میں پوری ہوئی ہے اس نے بلا دیا ہے
 اس کے سر میں قی کے آسمانِ اصغر
 وہ کہتا ہے کہ آج شہرِ پورہ کو جسے
 وہ کہتا ہے کہ آج شہرِ پورہ کو جسے
 وہ کہتا ہے کہ آج شہرِ پورہ کو جسے
 وہ کہتا ہے کہ آج شہرِ پورہ کو جسے

کہو گے لکائیں کس کی لحد بنائیں
 بیکس جین غم سے ہیں ناتوانِ اصغر

ہے خاشا تہا را کی اک و فرہ صہیت
 کردنی ہو نیز بانی کیا کیا بیانِ اصغر

ایک جاں بلب کے آگے چاں پر سے ہیں دورو
 ایک نغیوواں اکبر ایک بے زبان اصغر
 لکنا خروباں بھی تم اپنے مدرس خواں کی
 خوشیوں نہ جائے شوکت کی شان اصغر



ہو چکی اکثر سے یا تو رگے تم بھی اس
 روئے نہ کیوں دلجی ماں کا کیجھ ہے یہ

ہجر میں اے نیرزاں بانوئے ناشاد ماں
 اٹ بے گم بھی ماں کا کیجھ ہے یہ

کتنی تھی اک دلجی ماں کا کیجھ ہے یہ
 کتنی تو اصغر علی ماں کا کیجھ ہے یہ

UNIVERSITY

پرن کی بیدار میں ماتم اولاد میں
 صبر نہیں دل لگی ماں کا کلچر ہے یہ
 لکھتے تھے شہر کے آگے ہاں کا کلچر ہے یہ
 جان بچھڑی کسی کشتی میں شہر کے آگے ہاں کا کلچر ہے یہ
 دلچسپ بانو کے کمرے میں ہاں کا کلچر ہے یہ
 کوئی نہ دیکھتا تھا (کوئی نہ دیکھتا تھا)

دھم سے جا کے وطن دودھ بڑاؤں کی کل
 آج میدان میں ترے قتل کی پروا ہم اہل

رو کے کہتی تھی بانو مرے مظلوم اصرار
 بددیہے نہیں جیسے کی یہ مظلوم اصرار

میرا جاسے بین پاؤں اگر تیرے سوا
 فوج و دنیا میں ہو کو نسا مضموم اصغر
 میرا جاسے میں ہوں سے ایسے سفر سے واقف
 یوں کی راہ عدم بھی نہیں معلوم اصغر
 و انت نہ ملے نہ برباد وہ نہ تیرے مضموم اصغر
 کیوں نہ فوج میرے جانی میرے مضموم اصغر
 اسے تم رہ گئے پانی سے بھی مضموم اصغر
 شاہ کو قتل نہ ہی نہ بنا فی طر فی
 آئے ہو تاجدار اکبر مضموم اصغر
 کوئی غم پھر نہیں کرتا اوسے مضموم اصغر
 یا دوست کت کو جیب آتا ہے غم سبدا بول

کو (۵۲)
وین فرزند بی جوان سے
کا بھی ابھی سے ولد اصغر نے
سال پہلے کی سی پیر سے
کیا قیامت ہو گیا
نیرا اصغر تھا جان
کیا علی ابن علی
چنین ابن علی
قتل اصغر سے تعجب
غم سے کہہ رہے تھے

اے قلک غریب میں شہ کو داغ اصغر کو
کیا سافز کے لئے کافی غم کرتا رہتا
شاہ کہتے تھے لڑکر قبر میں لاش صحت
اس تن نازک کے مقابل خاک کیسے تھا

بندگی ہو گی لکھ جب شہ پیر گندری ہو گی کہ
 سہیلہ بھوج میں دل تھا کوئی پتھر تھا کہ
 خود ملا ہے جگہ بیکشت اس گندری نہ تھا
 میں خریدار مٹا عجبیت اس گندری نہ تھا



سواری ہو پتھر کے دل لیا کی سواری ہو صغیر کہلائی
 سواری ہو قتل حرم کی سواری ہو صغیر کہلائی

سواری ہو شہ پیر گندری کی سواری ہو شہ پیر گندری
 سواری ہو شہ پیر گندری کی سواری ہو شہ پیر گندری

سواری ہو پتھر کے دل لیا کی سواری ہو صغیر کہلائی
 سواری ہو قتل حرم کی سواری ہو صغیر کہلائی

نور (۵۶)

کچھ تھے شاہ اسم کو دے لے لے کوئی
 لاسے ہیں اصغر کو ہم کو دے لے لے کوئی
 چور گئے ہیں اسم کو دے لے لے کوئی
 گھبراہٹ میں پائش پائش لے لے کوئی
 غم سے بڑی غم کو دے لے لے کوئی
 اٹھ نہیں کھڑا پھر لے لے لے کوئی
 کھینچیں کھینچیں لے لے لے کوئی
 کھینچیں کھینچیں لے لے لے کوئی

ہاں کے نہ اٹھنا بیٹھنا نہیں سبب
 چوے کوئی چیم غم کو دے لے لے کوئی
 لپٹے اک اک کی لاش لے اچھا اب بھی کاش
 جاتے ہیں مرنا دیکھ کو دے لے لے کوئی

کنج شداد میں شاہ کچھ بین اشک آہ
لاکے میں پھر ایکو ہم گود سے لے کر کوئی
کر کے پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر
یوں نہ اتار دیتے ہم گود کے

خود

آرام کا نہیں گھر گھر پتھر پتھر پتھر
گشتہ آسمان ہو

یہ معدن بجا ہے یہ کن بلا ہے
یہ مفتوحہ ہے و لہر یہ کر بلا ہے احمد

سوجاؤ اس زمین پر یہ کر بلا ہے احمد

خلق اور یہ پیکار یہ زخم اور یہ نادان
 چم اور یہ بستر یہ کربلا ہے اصغر
 مخصوص اس پسر کے کربلا ہے اصغر
 ہم ہیں ذبح اس پسر کے کربلا ہے اصغر
 جو کہ نہیں کیا تھا پسر کے کربلا ہے اصغر
 کو دوں بخیر سی اس کربلا ہے اصغر
 خاک شفا ہے پسر کے کربلا ہے اصغر
 کربلا ہے اصغر

ہوتا تھا حشر شوکت ملتا تھا درشت آفت
 کہتے تھے شہ جواد کریہ کربلا ہے اصغر
 سب مرے ہوئے طرے اور اس کام اب کہ
 وہ شہر کا ہی بخیر یہ کربلا ہے اصغر

مکن سب رسم کے مانی کوئی ملاوے
اسے سب زبان اصف سو کی زبان دکھاوے
تو کتے سے سب شکر مانی پلاوے
کچھ سب سوار سو کی زبان دکھاوے

کھڑی ہاں کر رہی تھی نا سہاے ہر گز
کھڑی ہوں پھیلائے ہاتھ کیسے بھگت
کھڑی ہوں پھیلائے ہاتھ کیسے بھگت
کھڑی ہوں پھیلائے ہاتھ کیسے بھگت

نی بوجہ حالت تیرا کی کہ ہر دل تنہا کی
مگر غش مانی لیت جا رہی کہاں سے آہو

ہماری خاطر بناوے نام نہ دے نام نہ دے
جگ میں بہر کی ہوا اس غمزد دل کو جلاوے

سبھی پر نذرانوں دینا بھی تو نام میں جان کنوا
 کھڑے ہوئے قلمت میں جسکے رونا دوسلہ اتنا رولا و اصغر
 وطن میں پیری غریب صغریٰ غم اسکو چک چلا و اصغر
 جل سے صغریٰ کو جانے کہہ رہی ہیں کیا ہے سنالیں
 تھیں ذرا کھینچیں شکر ہے دلی اور اصغر
 غم کا یہ کلام سنکر چلے ہیں شکر ہے دلی اور اصغر
 جی تو کیا ہے کھلے اس تھکے اور کھلے کھلے دلی اور اصغر

جیو کی جھوٹی شکل پر محسوس کے آیا نہ تم
 دل کہوں قلب شعی کو یا کوئی پتھر کہوں
 جانتا ہے دل زبان ہی حالت اصغر کہوں
 میں گمراہ لاؤ دے مجھ سب کیوں کہوں

جگر زبان منصوم کو روتی میں ساری سبیاں
 نوحہ زینیب سناؤں یا غم ماسکیاں
 لاشہ اصغر ہے جس میں گریہ کی گریہ
 پائیں اگر بھی نہیں اب چلے چلے
 حرمہ کا ناؤ سے سو گئے ہیں
 کیوں نہ اوں پر قلب نہیں
 تیرے لیے بیتابی کا فخر
 تیرے لیے سو گئے ہیں

روتی ہیں شوکت ترے اشعار کو مگر بتول
 اس کو ہیں نوحہ کہوں یا آہ پیہر کہوں

[illegible]

اے حبیبِ خداوندی! شربتِ حیات
 شربتِ حیات تو اپنے صبر کے پورے
 شربتِ حیات تو اپنے صبر کے پورے
 شربتِ حیات تو اپنے صبر کے پورے
 شربتِ حیات تو اپنے صبر کے پورے
 شربتِ حیات تو اپنے صبر کے پورے
 شربتِ حیات تو اپنے صبر کے پورے
 شربتِ حیات تو اپنے صبر کے پورے
 شربتِ حیات تو اپنے صبر کے پورے
 شربتِ حیات تو اپنے صبر کے پورے

(۳۱)
 قیامت

اے خداوندی! شربتِ حیات
 اے خداوندی! شربتِ حیات

اے خاکِ پاک حرمتِ مہمان گہوار

اے ارض کہ بلا نہ رولانا صغیر کو
 گل چھیننے کا ہوا بھی شہ کا گلخوار
 اے تیرا ظلم بر کیا ہے جبکہ فلک
 بجزم و حریم کے ہو تو سنبھال لو
 اے فاطمہ تم آج چلا ہے چھری کا دار
 بانو کے دل پر تیریں کا ساتھ دو
 اولاد و اولوسید ہیں حسین فلک و قار

است کے بخونائیکی خاطر ہوئے شہید
 اصغر تہا رہی چھوٹی سی میت مال نہا

شہ کا یہ حال ہو کہ کلچہ پہ ماتم ہے
 بانو مرطپ رہی ہو کہ خالی ہو انار

منہ نام عصر ایکہ نہ پھوڑا خزاں نے پھوڑا
 شعی صبح کے سنہیں کے شیش پو کیا جبار
 شوکت ہوا و ہما جو مقدر میں تھا کہ
 صغیر کے سر کو کاٹ لیا کھو دیا

نہیں
 لکھا قبول تو سب اعتراف گرو نہیں
 تیرا بھرا کر تا تو سب وہ قدر و بڑائی

جہر ہے و شوالہ شے کس سے یہ نرلی ہو سٹ
 تیرے پہلو تو ہے زینت پہلو نہیں

جستہ ہیں شاہ زمانہ قن سے نکلتا ہو جاں
 جان پہلو بہ رسم کہاں گویں جب تو نہیں

[illegible]

کیوں انوشک! لم لے سیکو

فوت از او پیش از اینست که در این

نوح

کہتی تھی پرو کے بانو دیکھا چہ پر تیار میرے اصغر
 سے تو کیا ہے آنسوؤں کا لوٹا نہیں تار میرا اصغر
 جب سے تو کیا ہے گلزار وہ بچہ دین وہ گل رخسار
 بڑا سادہ قد وہ رنگ طہم اگر آخر نبوتی سبب میرا اصغر
 ایک دن میں خزاں نے دھواڑ لگائی اپنی آواز
 بے چین بہت ہو کر سی دھواڑ لگائی اپنی آواز
 مانع ہو کر نہ بانی پیار دیکھ کر سی
 کا ہیکہ یہ داغ دل پہ تپتی میر جاتی بلا جو
 قصہ نہ اٹھاتی اس طرح کا ہوئی بوسہ میرے اصغر

کوثر پر گئے ہو جیت پائے ملے غم میری گور کے لئے
 میری فقط عواہر تنہا یہ دل ہو گا میرے اصغر

سہنہ سے لگاؤ گی کہیں لب دودھ پلاؤ گی کہیں
 پائیں کہاں تجھ کو یہ دکھایا گیا جو سار میرے اصغر

اوان بہت تھے دل میں مرے نکلا بھی نہیں کہ سدا کے
 مادر نے تھاری کچھ بھی بیاد بھی نہ بہا مرے اصغر
 بیدن کون میں نالان زندانِ بلا میں ہوں پریشان
 درند میں بنائی آپ ترا چھو ساسا مرے مصیبت
 امت کے لئے اوٹھائی آفت امت کے لئے اصغر
 امت کے لئے یہ رخ جہیلان شوکت ہوتا مرے اصغر
 (۶۵)

باقی کو کون اب جسے روئیں گے شاہدیں
 اصغر کی قبر بھی شہِ مضطربنا چلے

یاد بھی جا چلے اگر بھی جا چلے
 مکیں حدیں اپنا بھر گھر لایا چلے

کہتے تھے شاہ متین ہے اب زندگی بیکار
 قاتل کہاں ہے تین گلے پر پورا
 اب تاب ضبط کسی جو نہ طاقت بلا کی ہے
 لے موت اگر قصہ ہے زیب شاہ پور
 کہتے تھے وقت دیکھ کر یہ زیب شاہ پور
 بوجاد و نیم گاہ میں نانا بھی
 ہے اہل غزا اوٹھا و صف مام حسین
 جو کہ بلا سے آئے تھے مہمان جا

شوکت یقین ہو گئے بچے حسین کے
 شیر سارے کام ہائے بنا چکے

نور

کتے تھے شاہ مجھے چھوڑ کے جانے والے
 میرے اصرار پہ پہرے میں رو لائیے
 کس سے منگوایں تیرے دفن و کفن کا سامان
 خاک میں مل کے اللہ بنائے نہزار
 ذوالفقار اسد اللہ بنائے واسے
 تم تو حاضر ہیں تری قبر بنائی کا نور
 لنگر مرقد تارک کی پٹی کا نور
 میری آنکھوں میں مسے دل میں سماؤ لے

کیوں نہ روؤ غم دوری میں دلائے اصرار
 کس کو معلوم تھا اس دشتِ بلا میں اکبر
 ترے قے میں زمانے کو رو لائیے
 لاش اٹھائیں گے تری ناز اٹھائیے

اسے اصغر مری بہاؤ کی کو سنبھالو کر
 دل لگاتی نہ کبھی پہلے جو واقف ہوئی
 بولی ہاں تیرے گردن جو چھوڑی ہوئی
 کیجی زحمت میرے لیے تم کا کلمہ لکھی ہوئی
 اس طرح بھی نہ کسی کلمہ کی صفائی ہوئی

دل لگاتی نہ کبھی پہلے جو واقف ہوئی
 تجھے پیارے چھوٹے میں جدائی ہوئی

بولی بانو مرے اصغر کو نہ کیوں موت آئی
 ساتھ اس کے تیری قسمت کی بدائی ہوئی

میرا پہلے بچہ آرام ملیگا کیونکہ
 پاس خدمت کو حد میں بوندی ہو گئی
 کس کو معلوم تھا خون رس میں نہ لگا کر
 میں تو بھی تھی تیری دودھ بڑھاتی ہو گئی
 گو دین تک پہنچا دیکھ کر اسے اٹھاتی ہو گئی
 لاش کیو نہ تیرا شکر مارا ہو گئی
 تیرا جرم پر مضموم بھی نہ آئی ہو گئی
 بات یہ اس کی سچہ میں بھی نہ آئی ہو گئی

نقص

ہائی سکتی میں فدائی بھر کے بھلو دیکھ لے
 کہتے تھے شاہ دوسرا جی بھر کے بھلو دیکھ لے

شکست وہ سند کی لاڈلی شہنشاہی تھی صوت پارس
 تھے تھے جب شاہ بدراجی بھرے کھجور کیوں پارس
 ۶۰۰
 دیکھا کے کہ لئے خط لکھے پہلا سہ کیوں قاصد صغرا
 معلوم نہیں کیا وقت کا لکھا ہے کیوں قاصد صغرا
 سے خاک پہ چان جو یہ تیر کا مارا کس کا وولارا
 ہو نہ جانے کون تیر کا ہے کیوں قاصد صغرا
 سوتا ہے جو یہ تازہ جواں خاک کے اوپر سبک تیر
 بیارے پہاڑ کو بھی پیغام دیا کیوں قاصد صغرا

میں جبکہ نشان سب کا تیاروں سر و پادوں
 کیا حضرت شہید کو بھول گیا ہے کیوں قاصد صغرا
 جو شمع سے اصغر کی جگہ رکھو در سے میں شہید رہی ہیں
 دنیا میں قاسم کی پائے نہ عباس قاصد صغرا
 کہیں اصغر نہیں قاسم ہو اپنے کیوں قاصد صغرا
 ایسا بھی کوئی نصرت نہیں اصلا وہاں ہی خلا جا
 شہید کو نظر کی فرستے کفر ہے کیوں قاصد صغرا
 اس پر اب خط صغرا میں

تنہا توں سے تجر وں کے شکر تہذیب کی کیا دم کا بھرو
 بعد ایسے عزیزوں کے کوئی کہیں صیبا کیوں قاصد صغرا

(۶)
 کوئی چیز اس میں نہیں
 ہے اب نہیں عباد میں نہیں
 میں نہیں شہید میں نہیں
 علی اکبر میں نہیں
 خاموشی میں نہیں
 عصر کا وقت ہے فقط بعد
 فکر است ہے بدل گزرا اس نہیں
 کہتا ہے لئے پاں کی ہوا اس نہیں
 باغ زار کے لئے کہا بانو اس نہیں
 شمس اصغر کو جو کیا نہیں
 اس لئے بھی کہیں نہیں

۴۹
نور

دوروز کا پیاسا ہوں اچھ کا نواسا ہوں
 لے شمر خدا سے دینے حق کا شکر ناسا ہوں
 تو دیکھا دغا مجھ کو میں دوں لگا دھا چھو
 اخلاق و مروت میں شاہ بداسا ہوں
 پورا روح و جفا کب تک یہ ظلم بھلا ہوں
 دم سینہ میں کتنا ہے بھلا انور ناسا ہوں
 تم میں مرے جانی دینا نہیں تو پانی
 لکھن کرب سے میں لکھن کرب سے ہوں

کہتا ہوں ہر اصغر لازم ہے تیرے بچہ پر
 رہتیں بڑا ہو نہیں گوسن میں فراسا ہوں

ہر صاحب نام کو دیکھا مر غم شکیں
 دنیا کا ستہ دیدہ عالم کا دلاسا ہوں

شہنشاہ کی کوثر کی ہر تہ تیہ تھی
 شہنشاہ کی کوثر کی ہر تہ تیہ تھی

جسے فوٹیش واقربا ہے مسافر عراق کا
 جنگل میں نہیں گیا تھا کچھ مسافر عراق کا
 سبب سارا لٹ گیا تھا کچھ مسافر عراق کا
 فراقوں میں پہنچا ہے مسافر عراق کا

ہوت میرزا بان تو لمحہ کارواں صرا
 مہان کر بلا ہے مسافر عراق کا
 اور حسین زبان سناں سے پوچھ
 سرور قافلہ ہے مسافر عراق کا

کہی بکری نہ پو گایوں ثبہ
 جہنم سے غائب کی مسافر عراق کا
 کیوں مہربان غائب کی مسافر عراق کا
 جہاں اب وہ جہنم کی مسافر عراق کا
 جہاں قافلہ کی فکر نہ مسافر عراق کا
 جہاں خوف سورہ ہے مسافر عراق کا
 جہاں دل و جان سے کہہ رہے ہیں مسافر عراق کا
 باد صبا ہر پتھر پہنچا دے اس کی خاک
 شہداء مہبطے ہے مسافر عراق کا
 دل بند فاطمہ ہے مسافر عراق کا

ایلیاس و خضر پوچھتے ہیں جب سے راتوں
 شکریت وہ رہتا ہے مسافر عراق کا

خوف

خوشید بخار شش فشاں بند گریباں کھول دے
 اسے بند زردیاں بند گریباں کھول دے
 شہر تیرے صبر کا ہے قدیوں میں غافلہ
 گزراں ہے ہزار سماں بند گریباں کھول دے

ہے ابر رحمت تری ذات بالا کی سبب تیری با
 نے خاک نامہ درجناں بند گریباں کھول دے

لے حال رخ و بلا لے صابروں کے پتھرا
 بس ہو چکا اب امتحاں بند گریباں کھول دے

دامان مادر اب کہاں دوش پہم کہاں
 گرمی خوشی عیاں بند کر گیاں کھول دے
 دل ہے جو سینہ میں طہاں اہتا کر رہا کر دے
 سوز مثبت ہو عیاں بند کر گیاں کھول دے
 رحمت کی چادر گہرے نور شید کائنات پہ
 کیا عارضوں پر روپ ہو کیا پاس ہو کیا دھوپ
 لے ابن خالون جہاں بند کر گیاں کھول دے

یہ دلجوئی کی آن ہے یہ یخ و دل کی شان ہے
 لے عاشق بے خانماں بند کر گیاں کھول دے

یہ تو یہ تاب آفتاب تہ نکم اور یہ قحط آب
 کہہ تک یہ صبر و استقامت بند کر گیاں کھول دے

و در ملک جن و بشر حیران ہیں اس صبر کیا
 خالق ہے تیرا مدح خواں بند گریبان کھو گیا
 فرماتے ہیں شاہ نجف قائل بھی کہ گویا
 ہاں اے میرے آرام جان بند گریبان کھو گیا
 لے راحت جان کا نشان بند گریبان کھو گیا
 کرنا ہے شوکت و مبہم ہے صبر صابر کا الم
 دامن کو کہے دیکھیاں بند گریبان کھو گیا

دیکھو میری رہ لقا لقا ہے عرش خدا
 ہو گی قیامت پسا صبر و وفا طہ
 کہتی تھی روں بی صبر و وفا طہ
 حق کی تھی مرضی یہی صبر و وفا طہ

جان پیر اب نہ رو کھول کے سہرا اب نہ رو
 سہرا اب نہ رو صبر کرو وفا
 غم کے سہرا اب نہ رو صبر کرو وفا
 او میں سہرا او اس اب نہ رو صبر کرو وفا
 ہوتی ہو نہیں اب نہ رو صبر کرو وفا
 کیوں ہو نہ فام تکبیر کرو وفا
 آج مر جا لا فام تکبیر کرو وفا
 آج ہو سے سب تمام صبر

روکے شکر قلم لے پتہ لے قلم
 کہتے ہیں شاہ ام صبر کرو وفا

کوئی
 نہ کہتا تھا کہ کیا کر بلا لٹ گئی
 الفیاض لے گیا سر بلا لٹ گئی
 جس میں جتنی جگہ جگہ جگہ جگہ
 اب وہ تیرا سر بلا لٹ گئی
 مہر نے بے ردا میں کر بلا لٹ گئی
 اوس کا سر بلا لٹ گئی
 تم بھی اسے مونس ساتھ نہ لے کر بلا لٹ گئی
 کہتی ہیں اسے مونس ساتھ نہ لے کر بلا لٹ گئی

پوچھا عابد نے جب شور و غل کا سبب
 بولی ماں میں قدا کر بلا لٹ گئی

آئیے مجھے اور پیے مرتضیٰ
 دیکھئے مصطفیٰ کر بلا لٹ گئی

کہیں صحتیں نہ جو غارت میں غم اٹھائے
 کہیں صحتیں نہ جو غارت میں غم اٹھائے
 کہیں صحتیں نہ جو غارت میں غم اٹھائے
 کہیں صحتیں نہ جو غارت میں غم اٹھائے

گزری کسی یہ صدمے ایسے نہ ہو کہ میں
 گزری کسی یہ صدمے ایسے نہ ہو کہ میں
 گزری کسی یہ صدمے ایسے نہ ہو کہ میں
 گزری کسی یہ صدمے ایسے نہ ہو کہ میں

فاشم رہے نہ اکبر عباس میں نہ احمدر
 کس کو آہ روئے کسی کے علم کھانہ
 منہ سب کا دیکھتے تھے حشر و عالم
 ماتمبول میں اپنے پائے والے
 دریا پیر سوار کے ایک شکر و علم اٹھائے
 اب کون ہے اگر شکر و علم اٹھائے
 نقش میں ساتھ دے پڑھی سے پاؤں چھائے
 سطر سے آگے قدم اٹھائے

ہوئے تھے ظلم جو جو پیا سوں یہ ہو چکے ہوں
 لائے تو بیکسوں کے فوج تمام اٹھائے

شوکت میری طرح سے دل ہو نہ بھلا کرے
 لکھے کہ مال غم کے وہ کیوں قلم اٹھائے

نوح

دو نسلے اٹھ گیا ہوا اک دم حسین کا
 دونوں جہاں میں ہوتا ہے عالم حسین کا
 جس کی نیت غلبہ و تاج حسین کا
 بار غم و الم سے جس کی کیم حسین کا
 مجرا کی ہے کلاں تیرا حسین کا
 جب یا امام منہ سے کہا کہ حسین کا
 نوح سے نام پا کر نہیں تھی حسین کا
 اس دم دعا سے امت عاصی زباں تھی حسین کا
 اور نوحہ کیجیے پاس سے تھا دم حسین کا

زہرا پیر کی نقش کو چھاتی نہیں
 زنجوں سے ہو گیا کر یہ عالم حسین کا

جس دن سے اس ہمدیں میں ہمیں ہوئے امام
 اس دن سے ہو گیا ہے محرم حسین کا

جب تک کہ دم میں دم ہے کہ کتاب ہے چہ خ
 ابین حیدر کا ہوا باغ جناں میں ماحم
 میر کوثر کے جگر بندہ کو کہ شر رویا
 کیا عجب کہ علم سجدہ کا شکر رویا
 شمس شہر پر نور سے کہ بر رویا
 باپ نے کہا کہ بہت روئے کہ بر رویا
 تھا منے کی چوڑی نہ شمس کی سرکاب
 اپنی تنہائی یہ خود سبھت پیسہ رویا

استغاثہ پوسٹا باب کار و زحمت
 استغاثہ پوسٹا باب کار و زحمت
 کیا کہیں دیکھنے بازو سے سکینہ میں رس
 سطح حقیقت طلا میں کسی نے شکر کیا
 زندگی میں کیا شاد و مستم
 خاندان کیا ہیں بوجہ کو

کیوں سے کبھی ستایا کسی کے بچوں کا خون بھلا
 بتاؤ تو لے کر وہ اعدا بائی ذنب قلمتوں

سم ہریدہ لکھتے اہتا بائی ذنب قلمتوں
 لکھ کے خوان سے نکلتا اٹھتا بائی ذنب قلمتوں

بنی کا کیا میں نہ تھا نو اسادیا کسی سے نہ کھڑو لاسا
 فرات پہین دن کا پیاسا اپنی ذنب قلمتوں کی
 ہر ایک پیکان تن زباں ای و بن کا زخو پیال ای
 کہ پوچھتا ہے بنی کا کیا ہم قلمتوں کی
 دیا تھا رتبہ نہ کیا خدا نے بنی کے کیا ہم قلمتوں کی
 حسین مہمان تھا نہ کیا حکم سے مسکین تھے نہ کیا ہم قلمتوں کی
 رسول کی جان تھے نہ کیا حکم سے مسکین تھے نہ کیا ہم قلمتوں کی
 بہانوں کیوں ہوا ہمارا بنی ذنب قلمتوں کی

طلب کریں گے کہ ای کے یہ خود اس کے گناہ کی
 حیدر مظلوم ہے خطا تھا باقی ذنب قلمتوں کی
 بنی کو یہ پاس جانور کا ہے نہ عود ان کھو کا پیاسا
 بناؤ تے شہنشاہ گرسنہ باقی ذنب قلمتوں کی

فراوان سوچ اسکو دل میں کرت کہ ہو گی منہ پر تپانہ
کہیں کے جب قاتلوں سے نوا لا باجی نہ ہو

نور
تم نے کیا ہے خلق میں کیا کام کیا حسین
مداح ہے جو خالق کا نسب دیا حسین
اب فخر کے کام آئے گا نہ اسلام یا حسین

عاشق ہو رہیں گلے کے نئی وہ گلا کے
آغا عرض ملک وہ ہو یہ انجام یا حسین

کوثر کے جام تیرے غلاموں کے ہاتھ آئیں
اور تو پائے پیاس میں اک جام یا حسین

کیوں دوستوں وہ عاشقِ ناکامِ یارِ حسین
 است کا کامِ یارِ حسین کیا ہوا
 کہ بیکسی لاشِ اچھلے انجامِ یارِ حسین
 مضطرب غمِ شکر کے اٹھائے دعا
 اصغر کا ترپہیں کا مرگوا
 فخر کا کامِ یارِ حسین کیا ہوا
 کہ تاجِ پادشاہی نامِ یارِ حسین
 تاجِ پادشاہی سے کھادل ترپہ کی

لوحہ

کہتے ہیں شیر کا سر ہاتے ہاتے
 کہتے ہیں مظلوم کا گھر ہاتے ہاتے

غمخیزید و عاشقید
 کشت گریزید کا جگید ہے ہے
 کشت گریزید کا جگید ہے ہے
 کشت گریزید کا جگید ہے ہے
 کشت گریزید کا جگید ہے ہے
 کشت گریزید کا جگید ہے ہے
 کشت گریزید کا جگید ہے ہے
 کشت گریزید کا جگید ہے ہے
 کشت گریزید کا جگید ہے ہے
 کشت گریزید کا جگید ہے ہے

روئے ہیں سجاد بوجہ شیر ملک
 کرب بلا میں ہوئی کیا کیا جفا
 کچھ نہیں صغرا کو خبر ہے ہے
 محبت میں سب باقی شرم ہے ہے

خاک پہ فطال سحر و جادو
 تاج امامت کا گہر ہے ہائے
 لب پہ پیو جاری رہے شوکتِ خدا
 ہائے شہیدانِ کربلا
 سر پہ پر حسینؑ شہیدِ فخر
 گل نہ جانِ نبیؐ تم کو گم حسینؑ

آفت و رخِ دیلا ظلم و تعدی چھا
 صبر و شکیب و رضا ختمِ عمر حسینؑ
 و اذنا میں بھلا کس نے کہنا ہے نبوا
 متفق کے نیچے کیا سجدہ و ادھر حسینؑ

تھا چوتھارا گلا بوسہ کہیں مصطفیٰ
 اس عیش میں چلا شکر کا فقیر حسین
 کبھی آپ کا تھا خواب حسین
 سینہ زہرِ سرمہ آپ کے غم میں بھلا
 ایک بیابانِ فدا آپ کے دل میں
 ہم توں نہ کیونکہ فدا امّتِ جد پر
 آپ توں میں فدا امّتِ جد پر
 آپ سے کیونکہ امّتِ کبریا کا داع
 آپ سے کیونکہ نبیِ تربتِ اقصیٰ حسین

شانِ بر شوکت کی کیا بیان ہے اس کا ذرا
 آپا کہتے ہیں سب اس کو ثنا گر حسین

نوح

کانوں سے زمانے نے سننا اور نہ دیکھا تھا
 اس منزل قافی میں ہوا اور نہ ہو گا
 عیاش ساعاش شد مظلوم سے چھوڑ دل بھری نڈوٹا
 طالب ہی رہا منتظر است جد کاشیگر صاحب
 اٹھارہ برس واسطے کی میت کو اٹھا کر سجیدیں کھانہ
 کیا دل تھا کہ اصغر کے سر پہ نہ پڑا پتھر
 ہو چکے زمانے میں ہوا ہو گا نہ کیا کیا
 شمر شمر ایجاو سے ٹہرے کہ شمر

ردائے ہیکم کے لئے کیوں صفت بلازم خود را
 اے شوکت لغتیدہ جگر ہے ترا آقا شیر ہفتا

گذرانہ کوئی زینب غدیدہ سے بڑا کر نہ لے
 سرنگ دم زرخ ہے دیکھئے سر پاشیر صاحب

نوح

رہا جو دشت میں بھوکا پادشہ کیس کا نام ہے
 رہا جو صوبہ میں سپاہیہ اوس کیس کا نام ہے
 رہا جو دوس کا ہے حلقے جنت کے سدا پہنچے
 یہ غم اوس کا ہے نہیں پایا اوس کیس کا نام ہے
 کفن میں ہے جبکہ غم ہے اوس کیس کا نام ہے
 کٹا بچہ میں گھر میں کا پادشہ اوس کا نام ہے
 لٹا بنگلہ میں گھر میں کا پادشہ اوس کا نام ہے
 یہ غم اوس کا ہے جو اتر اندر دھرم کا نام ہے
 یہ غم اوس کا ہے جو اتر اندر دھرم کا نام ہے

حرم قیدی تھے جسکے ہو یہ اوسکی تعزیر داری
 پیر ہمارا تھا جھکایا اوس کیس کا نام ہے
 یہ غم اوس کا ہے بے غسل و کفن تھا کہ بلا میں
 ہے جو جان و دل نہ ہڑایا اوس کیس کا نام ہے

وہ مظلوم ہے رو یا جو اک دن میں بہت کم کو
 لقب شہید ہے جبکہ یہ اوس کیس کا نام ہے
 ظلم و جبر کے قابض ہے حالت اس کی بہتر کسی
 ہے کوئی کہ شہوت کوئی کا لیکو کوئی
 نہ تھا ساقی کوئی جبکہ یہ اوس کیس کا نام ہے

سناں پہ حضرت کا چہرہ چکا سر متول رو یا جو پانی میں
 حسنیو تم بھی سہیو رو کہ متول رو یا جو پانی میں

اللہ چکا ہے فلک کا درختوں رو یا جو پانی میں

کوئی نہ اصفیٰ کے غم میں نالوں کوئی غم نہ ہو گیا
 بیابانوں میں ایک خوشتریل روئیکو اپنی
 فلک جسے روئے کہلا میں ایک خوشتریل روئیکو اپنی
 اویسی کے روئیکو شورش کا پنجہ بھی روئیکو اپنی
 جسے شکر بھی روئیکو شورش کا پنجہ بھی روئیکو اپنی
 اویسی کے نام میں شکر بھی شورش کا پنجہ بھی روئیکو اپنی
 غی بھی میں ساجے بھی شورش کا پنجہ بھی روئیکو اپنی
 جہاں سے کہ سینکین کے اوپر تیرے روئیکو اپنی

آج جہاں سے جہان نام و فانی
 آج نظر سے چھپا نور خدا
 اب اپنے روئے کہ شورش کا پنجہ بھی روئیکو اپنی
 رسول مجلس میں یا میں کہنے شورش کا پنجہ بھی روئیکو اپنی

آج دنیا سے گناشتہ کا گلا الوداع
 قبری کا چراغ آج جہاں الوداع
 بھلا کیوں نہ ہو عالم سب پیاہ
 آج نظریں میں آج محو کا باہ
 آج گیا شام کی خبر غراہ
 ڈوب گیا جو بڑا خبر غراہ
 امت نائل کا تھا جو بڑا خبر غراہ
 وہ آج جدا الوداع
 ہو گیا امت سے وہ آج جدا الوداع
 سنیہ نہ رہا یہ چہ نیاز و نعم سے پلا
 لہے دہی تین دن گری میں پیا سارا

جمعہ یہ انیس سو زخم اٹھ کر گئے
 راہ میں مہجود کی گھر کو ٹا کر گئے
 اے خلف مر تے اے جگر مصطفیٰ
 امت جدا کا گلہ کچھ نہ کیا الوداع

وعدہ ہونا سے تھا اسکو وفا کر کے
 تیغ کے پیچھے رکھا خشک لکھا الوداع
 قاسم ناشاد کی تازہ بدلتی
 اکبر غلام کی مصائب الوداع
 اصغر غلام کی غصیبہ خلق چھار الوداع
 جان سے بڑھ کر جانے دوست رکھیں مر تھیں
 پس کے پتی جانے خاتمہ پالے سدا

ہو گیا ہے دونو آج محرم ماسم بنا
 پیو کہ تم سب سے آج ہوتا ہے بھٹکا

لاندھے یہ لیکر پیر نی جھکودا مصطفیٰ
 سینہ پیرا دس شاہ کے شہر حریما الوداع

یہ دیکھ کر وہ عین سبب اسے شہدہ عالی مقام
 ہو گئے امت پر آہ آپ فدا الوداع
 چھپے برسے سال بھلے شہدہ عالی مقام
 پاپ کے پیشو کی نظم پر آہ اگر
 شہدہ دوسرا پیر سے فدا الوداع
 (ختم)

زہر کے دل کے کھرے چاروں طرف میں کھیلے
 گوار بن گیا ہے اب کر بلا کا جنگل

کہ درجہ خوش نما ہے اب کر بلا کا جنگل
 کیسا ہر اچھا ہے اب کر بلا کا جنگل

دانا دشت پر سب افشاں ہے جو ہو کسی
 کیا زنجیر دیر لگا ہے اب کہ بلا کا جنگلی
 او تر سے برات لیکر ابن حنن جو اوس میں
 کیا دہن بنا ہے اب کہ بلا کا جنگلی
 قریح درویش ہے کیا ہے اب کہ بلا کا جنگلی
 جنت سے گھر ہے اس طرح اوس میں کوئی
 بل اذن بار پائے کہ بلا کا جنگلی
 گلزارِ فاطمہ ہے اب کہ بلا کا جنگلی

کہنے کے ساتھ اس پر شیر ہو رہے ہیں
 ہاں زرخیز عرش کا ہے اب کہ بلا کا جنگلی
 پتا ہے غم سے سینہ تنہا ان ہے مدینہ
 سکن حسین کا ہے اب کہ بلا کا جنگلی

اے میرے دل میں وفات عین کو چھوڑ دے
 کہیں ہیں کئے اٹھنے پہلے کہیں ہیں
 کہیں ہیں کئے اٹھنے پہلے کہیں ہیں
 کہیں ہیں کئے اٹھنے پہلے کہیں ہیں
 کہیں ہیں کئے اٹھنے پہلے کہیں ہیں
 کہیں ہیں کئے اٹھنے پہلے کہیں ہیں
 کہیں ہیں کئے اٹھنے پہلے کہیں ہیں
 کہیں ہیں کئے اٹھنے پہلے کہیں ہیں

کوں آئے اب بکھارے سکینہ کی پیاس کو
 جہاں ہیں ساقی کو ترہیلے گئے
 تو ام نہ کیوں ہو شادی و ماتم زمانہ میں
 نوشاہ بنگلے قاسم بے پرہیلے گئے

کبریا سے کہ سب تھے یہ عابد بصد کیا
 صفرا کو کون لاسے گا اکبر علیہ السلام
 گری گری گری گری گری گری گری گری
 شریعت میں عیب نہیں تھا یہ اور سرچھے کیا
 شریعت میں عیب نہیں تھا یہ اور سرچھے کیا

[illegible]

چہ کہ تو بتلا مجھے اے باغِ جنّات
حالِ جنت میں ہے کیا پیاسوں کا

کہ تم بتلا مجھے اے قلبِ حسین
و اے گھرِ سہا سہا سداں کا

کیا تو تیار ہے اسے نہ فرات
 قلب کی طرح جلا پیا سو
 کیا کچھ تو تیار ہے نہ
 کیا خطا جو تم تھا کیا پیا سوں کا

نور (۱۳۸)
 اس شہر کے نام میں کھلی ہے جگہ کیا
 اس شہر میں خدا جانے ہوتا ہے اتر گیا

جب ہندو نے گھر چھوٹا عابد نے کھارو
 تربت نہ ملی جھکواؤں لوگوں کا گھریا

جب فرق شدہ والا بالائے سناں و کھلا
 چلائی سکینہ یہ نیزے پر ہے سر کھریا

اگر تھے تصویریں کہتی تھی
 معلوم نہیں اس کا کیا ہو گیا
 اصغر کا گلا ہے اس کی تھی
 مال بوقت غلام کیا ہو گیا
 اب در در کے سینہ میں ہے
 داغ غم سرور کا تھوڑا سا
 مرقعے آگے آگے ہے

یہ کسی دانش تھی جس کو کیا مال اکھوٹے
 یہ کسی سر تھا جس کو تو نے نیرت پر چھایا
 بن سجدیں بتا دیا یہ ظلم ڈھایا ہے
 یہ کس کا کھر تھا جس کو تو نے مٹی میں ملا دیا

مژگن خاکی پتھار کس کا لاشہ طیار
 شان و شوکت عداوت سکون سمن
 شاہ تشدد میں پا کے ردا کے
 بنیت زبر آتو ہے بیوند خاکی
 بیکسی میں ہوا سکون پیوند خاکی
 روری ہے کسے فاطمہ سے فلک
 عابد و لفظ کھو دیں شکر کا مزار
 ایسے بجا پر یہ جفا سے فلک

ذریعہ اصغر بوسے جبر میں بے خطا
 ہو چکی ظلم کی انتہا اے فلک

بھائی کی قبر پر روتے کیونکہ ہمیں
 شہر و راتے ہے کھڑا اے فلک

نظم شکست بنو کیا حالت کہ بلبل
کس نظم زمین پر ہوئی یہ جفا لے فلک

وقوف

بیجا تھی زینت صدا کس سے کہوں کیا کہوں
حال دل مبتلا کس سے کہوں کیا کہوں
کون کھلا سے غذا کس سے کہوں کیا کہوں
حال میں پہنچا دکھا کس سے کہوں کیا کہوں

لکھا جنگل میں گھر کہل گیا بوند میں سر
یہ شتم اشتیاق کس سے کہوں کیا کہوں
کون افرادھائے ردا کس کہوں کیا کہوں
اکبر و اصغر گئے خویش و برادر گئے

نہیں ہوں بھائی وہاں بکھین
 ہاں یہ اپنی تھک سے کہوں کیا کروں
 ہاں یہ است کا جبر اور ہمارا یہ صبر
 کوئی نہیں دیکھتا کس سے کہوں کیا کروں
 اسے اسد و اجلال آپ کے شوکت کا حال
 کوئی نہیں پوچھتا کس سے کہوں کیا کروں
 (۹۱)

جہنم کے خیا تم تو سب تارے کہے
 (وعدہ ہائے جب کہیں تو کیونکر ملائیں گے)
 بولیں جب رسول کے آرا م جاں پہلے
 اک غل اٹھائیں یہی آسمانی پہلے

غائب ہوئے ہیں گھر سے
 کلانویں نہیں سے تیرا نانا تو اے
 کیا تو ہے کہ اوٹھیں اوس کا پاس میں
 کلانویں نہیں زندانِ شاہِ زمان میں
 کیا تو ہے کہ تیرے پاس سے شاہِ زمان میں
 کیا تو ہے کہ تیرے پاس سے شاہِ زمان میں
 کیا تو ہے کہ تیرے پاس سے شاہِ زمان میں

شکرست لبوں پہ ضعف سے دم کو تو غم نہیں
 کردہ عاہدیت جہاں تکٹیاں چلے
 حرمِ استیلا میں دلوں کے چین گزرتے
 سروں پہ کوئی نہیں شاہِ مسترقین کے

بنی بن میں نہ کیوں ہا تھا پاؤں عالم کے
 حنین ہے اور کٹ میں نہ ہیں
 جو تھلگاہ میں ہے حنین
 حرم کے بھی وہیں حنین
 چلیں سو شاہ
 دیا شام میں حرم
 کہاں کہاں

اب آگے کو نیاں روٹیاں شہیدوں کو
حرم شہیدوں کے لاشوں پر کے مین گئے

نوح (۹۴)
 خلق اصغر جبکہ یہاں کا نشانہ ہو گیا
 شنبہ بے پیر کو روایت ہو گیا
 صیغہ دیکھو باپ کا نشانہ ہو گیا
 حال قتل شاہ عیسیٰ جو لا شنبہ ہو گیا
 دیو پیاں دیکھیں شاہ عیسیٰ کا نشانہ ہو گیا
 آسمان فوجیوں کا نشانہ ہو گیا
 کہتے تھے قاصد سے شاہ کا نشانہ ہو گیا
 قافلہ میر اسوے جنت روانہ ہو گیا

شاہ کہتے تھے کہ میں صغیر کو کیوں لایا یہاں
 ماننا پانی کا مرے کا بہانا ہو گیا
 بچنے میں چوتھے پیار سے جبکہ رسول
 وہ گلہ پیاسے کا تیروں کا نشانہ ہو گیا

چرخ بخت کی سیلابی گونی بھجی تھی
 چرخ بھگت نہ ہر اک اپنا لگانہ ہو کر

(۹۵) **نوح**

اشیاءِ مشرکہ کو روئے دلفگار عابد
 روئے سے اور ہو گا دونا بخار عابد
 علیٰ حق میں دل پہ فحش ہے یتیم سرور
 چرخِ حسین غم سے ہے اشکب ارعابد

چالیس دن ہوئے ہیں سرور کو سرگم
 ادس دن سے آنسو دکھا ٹوٹا نہ مار عابد

روٹا ہوا مار سکر روتا ہے شاہ کا سر
 زینبؑ ہٹا ہے غم میں ہے میرا عابد

زینب کا ہمت تھا کہ بڑے لشکر
 اسے دلفگار سے بدستور
 لشکر کا لیکچر اسے انتظار
 شہنشاہ کو تپا سے شہنشاہ
 جس سال روئے شہنشاہ
 اپنے بے ہوشی کے ساتھ
 (۹۶)

بیہوشی سے مصحح کی کچھ قدر نہ جانے
 ان لوگوں کے نزدیک گنہگار ہو سکا
 ہے یا رہے سجا و بیار ہے سحر و
 یا سرور دین غم میں گرفتار ہے سجا

ماں بہنیں ہیں اونٹوں پر تو نیزے پیلے
 اس قافلہ کا قافلہ سالار ہے
 ہے رنج اسیرجی سے زیادہ غم اگر اور
 مصروف غرائف سے کہتا ہے
 نہ ہنگامے ہیں کفار تو یہ کشتیاں
 اے ظالمو خود جان سے ہزاروں
 شوق سے غم نہیں کھایا مال سے ہزاروں
 مجبور ہے غم نہیں کھایا مال سے ہزاروں

اعدائے بلایا تھا جیب شاہ کو خط لکھ کر
 یہ آبِ معینوں نے ریتی پر کھلایا کیوں
 مہمانِ بلا کہ کھر پھریں کو ستایا کیوں
 پانی جو نہ دینا تھا سپاہیوں کو دکھایا کیوں

کانڈھے پہ پتھر کے جھین میں چڑھا تھا
 سر اس شیشے کیس کا پیرے چڑھا کر
 کیوں حرم بیدیں اصغر کی کیا خطا
 کیوں گریں پیوں آگ لگائی یہ
 منصوم کی گریں سے پیوں آگ لگائی یہ
 غم میں غریبوں کو اسے پتھر عطا کیا
 رانڈوں کے گلے دل کا غم تھی کا
 عابد کے لئے کم تھا کیا داغ تھی کا
 بچار کو کاٹو پتہ اعدا نے عطا کیا

شوکت نہ کھلا کمر بھی است نے محمد کی
 زہرا کی لکائی کوئی میں طایا کیوں
 شہزادے تہ تیغ شہزادہ چاہا دل پر
 قصہ یہ سنا دیا شہزادہ شہزادہ کیوں

روٹنگی نہ تگر بڑا دودھ لکھا کی عبدالمی ہیں
 بچپن کا نیندا پھر کس طرح بستر لگا
 شوکت جو اٹھاپیں گئے زحمت غم سرور ہیں
 دنیا سے انہیں سب کا راحت سے سفر ہوگا

(۹۹)

روٹے کہنے لگی تھیں گئی جب زینب
 مزید الو تھیں پائی گئی کہاں اب زینب

دانی بھولی نہیں لے جوان و محمد تم کو
 دیکھتے اپنے دلا روں سے ملے کتب زینب

بھائی جہاں وفا تم نے جو دکھلائی ہے
 جا کے اماں سے کری وہ بیاں سب زینب

نیرہ جو لگا دوں پر اکبر کے کھانے
 قابو سے طبیعت اب اسے ماہ نکلتی ہے
 شام کی چلی سیت تو ماں ابی نونشاہ کی نکلتی ہے
 گھر سے برات ایسی نونشاہ سے نکلتی ہے
 کس گھر سے پانوں کے کھانے نکلتی ہے
 اصغر کو دکھاتے جان اسکی پاشاہ نکلتی ہے
 اب پاس سے جان نونشاہ سے نکلتی ہے
 قاتل سے نکلتی ہے نونشاہ سے نکلتی ہے
 زینب بھی سیکینہ سے ہمراہ نکلتی ہے

ماتم کے ہیں گرویدہ شکر کے دل و دیدہ
 زینت ہے بہت سیل اصغر کے گریبا نکی
 اسپر بھی چمک کیسی اسے ماہ نکلتی ہے
 زیادہ ہی اشکوں کے ہمراہ نکلتی ہے

(۱۰۱)
نوحہ

کہتے ہیں لو کہ بازوئے سرور کی حاضری
کی کہ بلا میں او کو حضور و رب
جو عاشقان شاہ میں اوس غریب برادر کی حاضری
حضرت کے اوس علمدار اوس سے یاد
آتی ہے بیکپی علمدار اوس کی حاضری
خالی تو اب سے نہیں صفیر کی حاضری
کہتے ہیں فاطمہ سے جناب میں یہ مصطفیٰ
گر گھر میں ہوتی ہے تیرے دلبر کی حاضری
کہتے ہیں عرض باب سے جنت میں شاہدیں
چلے حضور سے میرے یاد کی حاضری

شوکتِ نازدگی میں گئے واں تو بعد مرگ
 ہوئی نصیبِ روضۂ انور کی حاضری
 (دیوانہ)
 فاطمہ کہتی ہیں دل کھول کے باقم کرنا
 اتو ببارک نہیں ہر سال سے ہم
 بوسے سجاوے سے شکر بجا رہے ہم
 باپ کے مرنے کا پیار سے نہ بہت غم کرنا
 سنئے ہو کہ یہ مظلوم کے رویہ والو
 کام آئیگا قیامت میں ہی غم کرنا
 کے کیا سو نکاحیاں چشم کو پر غم کرنا

شہ سے بانٹنے کہانوں سے افسانوں سے
 ہاتھ شاہ شہیدیاں کا سہرا بھی
 (سدا)

کہتی ہیں نیت بچی کھول کے کہہ کر دو
 پتوں کی طرح ہم کہہ کر دو

کام آیا ہے تنہائے لئے میرا بچہ
 بچہ پر سادہ سرے لخت جگر کو رو

دیگام جو جزا مشغلیں اس روئے کی
 بیکس بیوطن و تشنہ جگر کو رو

یونچے آتی ہوں خبت سے تہا سے آنو
میرے پیارے کو میرے نور نظر
میرے تہ کو خدا خلق میں سننا رکھو
عمر تہ کو خدا خلق میں سننا رکھو
دو گھر ہی اور مرے خستہ جگہ کو رو
دو گھر ہی اور مرے خستہ جگہ کو رو
عمر تہ کو خدا خلق میں سننا رکھو
دو گھر ہی اور مرے خستہ جگہ کو رو
عمر تہ کو خدا خلق میں سننا رکھو
دو گھر ہی اور مرے خستہ جگہ کو رو

آدا کرتا ہوا ہے بعد اعتشام شام

جائے میں اہلبیت رسول انا شام

کس نے ہر طرف جو مٹا دیا وہ سب اہتمام شام
 پہ پہ پہ آفتاب قیامت پہ پہ پہ شام
 حیات پہ پہ پہ اور پہ پہ پہ شام
 بجھ گئے ہم کبھی نہ صبح قیامت عیاں ہو شام
 بابوں سے منہ چھپائے یہ کس نے شام

کب تک رہا گھن میں یہ ماہ تمام شام
 نکلا گئے سے عا بد مضطر کے طوق جیب

یعنی سکینہ ہو گئی ہتھ میں تمام شام
 ہے قبر میں جین کے آنکھوں کی روشنی

پوچھا کسی نے نسب سے سوا غم کیاں ہے
عابد نے تین بار کس شام شام شام
شوکت کی طرح سب کو رو لائے کاترا ظلم
سے گاندہ صبح کو کوئی اب پترا نام شام

کرتا تھا سب سے شرمگاہ چو پو
نہا ہے نہ پیر کا شرم چو پو

سوئے ہیں سر کٹے ہوئے قسا فلد کے لوگ
کوئی نہ ساتھ آئے گا اس کے جلو چو پو

ادھوں پہ کوئی آئے کرے گا سوا را اب
جیسا نہیں نہ سبھ کمپیٹ چو پو چو پو

شاہ نے میں باز دست شاہ شہید کے
 تھا لیکن ملوثا کے وہ کیوں چلو چلو
 بازار شہر شام میں آراستہ تمام
 بورد و درویش پیر سداوت
 اب انتظار کا ہے دم بھی چلو
 پڑے پڑے چکا سر تمام
 بس آج نہ ملا کا سفر چو چکا تمام
 کوئی سخت جاتا ہے شکر چلو چلو

سالان سفر کا بیرو سامان کرے کیا
 اسباب ہے نہ پھر زور و زبوا چلو

سکر یہ حکم شعر کا کہتے تھے اہلبیت
 بے وارتوں کا کون ہے بہر چلو چلو

صفت رہی کہ روئے نبی پر کے شاہ کو
روئینکے قید خانہ میں چکر چلو چلو
شکوہ صدم پو پو اس سے کہتے ہو چلو چلو
عباس اٹھو اٹھو علی

اے اہل عزمین کہ وہ خاک اور اڑا کہ جاتا ہو موم
افسانہ نقش شہر ایا دولا کہ جاتا ہو موم
کو

یہ چاند عزا کا ہے تہیں قلب فلک پر داغ موم
ہر سال غریبوں کے لئے روئینکے کھانا ہو موم

اب حضرت شہید ہیں وہ کہے بلا ہے یا سر بیضا
گھر سے شہر ظالم کو مہمان بلا کہ جاتا ہو موم

اس ماہ میں کس طرح کہو دوستے نہ دنیا دا احسرت دور دلا
 سرور کا ابو دیک بیاباں پہ پہا کہ جاتا ہو شرم
 اس ماہ میں کیونکہ نہ دیندیں اڑے فغان غم کو قتل
 گھر احمد خشار کا بی بی میں ملا کہ جاتا ہے شرم
 کہتے وہ نہیں کہ کہو دوستی ہے بالو تھکے ہوئے دل کو
 جب شہر کو گہوارہ مرقد میں لٹا کر جاتا ہے غم
 اس ماہ میں کیونکہ تو زہرا کا صبر چاک کیوں نہ افغان
 بیسے یہ مظلوم کی نوا سی کو پھرا کہ جاتا ہو شرم
 اس ماہ میں کس طرح نہ زینب علیہا السلام جی فریاد خدا کی
 شیخوں کو شہید کس دقت مانا کے جلا کر جاتا ہے محرم
 منظر ہم کے ماتم میں زمانہ کو رد لا کر جاتا ہو محرم

معلوم نہیں ہو کہ نہ ہو چکا ہو نہ ہو چکا ہو نہ ہو چکا ہو
اسے شکر توفیق دہ جگر آہ و بکا ہو چکا ہو نہ ہو چکا ہو

لو (۱۰۰۰)
کفن میں سے کیا اوس کا سو ہو گا
سب قتل ہوئے جس کے کیا اوس کا سو ہو گا
اور دوزخ کے پیارے کا پا مال ہوا لاش
یو ظلم ہے ایسے کیا اوس کا سو ہو گا

دہشت سے کبھی جی پھر شاہ کے لاشے پر
رونے نہ کوئی پائے کیا اوس کا سو ہو گا

جو بکسوں نے یاد ہو تو شہر و دل و مضطر
و گرتہ کفن پائے کیا اوس کا سو ہو گا

[illegible]

آج شہر وہ ہیں بسا بیاں میں
 پھول کے اور سب کے داویلا
 گل ہیں زمیں کے گل ہیں
 خار و لکڑی و درخت ہیں
 سب چیزیں شہر کے داویلا
 زعفران گل کے داویلا
 خاک و عمارت و چٹان
 سب چیزیں شہر کے داویلا

کہتی ہیں آج و شست میں بانٹا
 پھول پختہ دہن کے داویلا

قیدیوں کا تے ہیں اہل حرم
 دل پر مرغ محن کے داویلا

انکے پھولوں کے جسم کے واسطے
 انکے پھول ہیں بہن کے چہان
 دن سوم کل سن کے واسطے
 شاہ دین و دنیا سے شکست
 اور گئے اس جہاں سے شکست
 قدرواں سب سخن کے واسطے
 نوحہ

اس طرح اجڑا نہ ہو گا کوئی گلشن میں
 بہ طرح پامال باغِ مر تضا کے پھول ہیں

ان جگہ میں شہ ظلوں قبا کے پھول ہیں
 ان پڑھو وہ مزارِ مہط کے پھول ہیں

کچھ عکس شہیدوں کی ہیں لاشیں کھینچیں
 کچھ دین بستہ ریاض فاطمہ کے پھول ہیں
 فاطمہ کے واسطے رک کر بٹ بلا کے پھول ہیں
 کہ بلا میں شہیدوں گل سوسن کہاں
 فاطمہ کیس کا او اس میں گل غرا کر آہ سوز
 نہیں بازو کے پی پادائے پیں بہر کہ ہیں
 بہر حضرت جب ابو وائے میں صلیب کے پھول ہیں
 میں سچہا ہوں کہ دامن میں صلیب کے پھول ہیں

شاہ کے الطاف سے ہو جائیئے شکر تہلیل
 کچھ تو بہر تندر وادامن میں گدا کے پھول ہیں

خون میں دبی ہوئی لاشیں پڑی ہیں بے خون
 کوں سمجھ گیا یہ باغ مصطفیٰ کے پھول ہیں

[illegible]

جبرئیل مکن نہیں جب سے ناز نہیں
کھا کے ترس شمع مح پھوٹا چلنے لگے

جن سے مرے ہر لفظ کی تہیں بالوں سے
اب انہیں ہاتھوں کے چھو چھوٹے

دل پہ چھوئے داغِ غم بچوں چھپائے لگا لگا
 (۱۱۳)

لاشتہ سروسے رہتی پڑاوس روز سے
 ہر گز نہیں وارثوں سے اپنے غریب میں جدا
 لبت ہے رانڈوں کے فریاد و بکاوس روز سے

حال پر غلام کے روتے ہیں چھاپے پھوٹ کر
 عابد کیس میں پا بند بلاوس روز سے
 کہلا میں آ کے سب آفت کے ہائے مر گئے
 بینوا اول سے بے بی ہے بیخداوس روز سے

کبھی کوئی گلیوں میں کبھی میں شاہ میں
 میں کبھی کے پھر ہے میں بے رادوں سے
 کبھی نہیں زینب علی اکبر نہ روضہ کس طرح
 منہ ترا دیکھا نہیں ہے در بادیں سے
 ہے عزاداروں میں شکست ان سوال شاہ کا
 ہے زبان پر و احسینا کی صدا اس وز سے
 (۱۱)

کھا اس نے تہائے غم میں لڑتے ہوئے
 کھایا وہ مصیبت ہے جو دنیا کو رولاتی ہے

کہا مجھ سے یہ بندی کس کی آتی ہے
 پہنکائیں زینب مصطر جسے قسمت سناتی ہے

کھا اوس نے کہ قیدی صیبت کیوں پوئی تھی پر
 کھا رو کہ بندہ سب کوں سے بچا ہے مونی اسی سے
 کھا رو کہ چھاپا نام زینیب نے کھا رو کہ
 نذر گو لگا جو پوچھا نام وہ نام کہہ گئے
 مئے اس حال میں وہ کہہ گئے کہ مونی اسی سے
 کھا اوس نے یہ سچ ہے بوجھتے زہر کی آبی ہے
 قسم کھاتی ہوں تھیں سے بوجھتے زہر کی آبی ہے
 کھا زینیب نے ہاں بی بی یہ سچ ہے چاہتی ہے
 جی اسی سے

رولائے گا پہلا کیا رنگ تیرا خون دل شوکت
 شہیدوں کی صیبت خود لوہب کو رولائی کر

جو مالک تیرا ہے جو شافع مختار اور جال کجی کجی
 اللہ غنی آج ہے نہیں دل افکار امت کجی کجی
 یہ بزرگ فلک اور بزرگ زمانہ ہے ایک فسانہ
 ہیں اچھوٹا کی سرکار کے شمار امت کجی کجی
 سمست تماشے کے لئے جمع ہے خلقت کجی کجی
 کہتے ہیں جو شکر خدا مند ہے شکایت کجی کجی
 دیتے ہیں دعا امت نابل کو ہر بار امت کجی کجی
 یا شافع جنت انکو صہبت سے چھڑاؤ یا فداؤ
 یا خیر مسل دیکھتے ہیں ایک دلدار دست گنہگار
 امید شفاعت میں کے ہیں بدل آراستہ

نوح

جان و دل بھٹھلے اجاتے ہیں زنداں میں اب
 فائدہ بخش کر بلا جانے ہیں زنداں میں اب
 سبکے جفا میں تمام آپ کے پوتے امام
 لکے لٹا قافلہ جلتے ہیں زنداں میں اب
 جو شفاعت کا شوق ہے پتے ہیں زنداں میں اب
 ہمدرد راہ رضا جاتے ہیں زنداں میں اب
 رانڈوں کے وارث تھے ہوتے ہیں زنداں میں اب
 باقی ہیں و مبتلا جاتے ہیں زنداں میں اب

اپنا وطن چھوڑ کر کشتا میں پایا یہ گھر
 خفا و غم رب علما جاتے ہیں زنداں میں اب
 پروردہ کا تھا جنکا پاس اب وہ کہاں حق شناس
 الہی بجی ہے رو دیا جاتے ہیں زنداں میں اب

شہوت مخدوم خوش اوستے ہیں سن لکھتے ہیں
 مکن کہ جو بچے پتو آجائے ہیں زندان میں اب

لوٹو ()
 سرفن کوئی
 غفل و سو

سیدان بجا ہیں سبے سبب
 زندان بلا میں سے پائید کر
 غربت میں کما سیریز ہے چھپ کر
 کائنات چھل پھیل اوارہ وطن کوئی

ہے کون برن برن باقہوں سے جگمگ کرے
 تھا ہے ہوئے چلتا ہے اوستوں کی رسن کوئی

سائے کو ترستا ہے قتل میں کوئی بھائی
 محتاج امداد کی ہے بلوہ میں نہیں کوئی

(۱۹۱)
لو

کہتے تھے زمین العبا حال ہمارا نہ پوچھو
ہندو برائے خدا حال ہمارا نہ پوچھو
گٹ گیا جنگل میں باغ دل پہ پتھر ہیں داغ
لٹ گیا سب قافلہ حال ہمارا نہ پوچھو
قیدی میں امت کے ہیں سو گئی ہمارا نہ پوچھو
ہم ہیں اسیر بلا حال ہمارا نہ پوچھو
قلب پر گذر اسے بود و قمر نام ہے وہ
بو گاہ منہ سے ادا حال ہمارا نہ پوچھو

تھے ظلم و غم تھے کیا وہ کہ سنائیں تھے
تھے کرے گی تو کیا حال ہمارا نہ پوچھو

حالت سلطان دین سننے کے قابل نہیں
کہنے سے حاصل ہے کیا حال ہمارا نہ پوچھو

ہند سے شوکتِ حرم کہتے تھے با صد الم
 غم ہے ہم نے کیا حال ہمارا نہ پوچھو
 (۱۲۰)

کہتی ہے کوئی مبتلا زندان کا در کھولے
 دربان بہر کبر باز زندان کا در کھولے
 بچپن کا اسکے پاس کو ظالم نہ یوں ہے اس کو
 آریہ پیغم و پیو از زندان کا در کھولے

داوی ہے جسکی فالگدھیں کا ہے بد شیر کش
 ہے وہ اسیر اشتیاق زندان کا در کھولے

ہے یہ اسیر و فاقواں جگلی میں جا نیگی کہاں
 ہو جاتے گا اس کا کہا زندان کا در کھولے

دیکھا گی کو پی خیزیں ہیں کہ بلا میں شاہین
 دل کی دیکھا گی کو ذرا ازندان کا رکھو لے
 پیور ہے یہ پیر معصوم کا رکھو لے
 تو اس کے سن پر ختم زندان کا رکھو لے
 غلام ختم توں نشان کا رکھو لے
 آئے ہیں شاہ قمر بلا زندان کا رکھو لے
 اب کون دیکھا یہ صدار زندان کا رکھو لے

آتی تھی شوکت بر ملا رخ سبکدہ سے صدار
 جیب ہم نہیں تو ہو کیا زندان کا رکھو لے
 کہتے ہیں عالمیایاس سے تالوث ہاتھوں پر رکھے
 سیت لے ہو لیں کھڑا زندان کا رکھو لے

(۱۲۱)
نوح

ماتم ہو کسی تیم کار زندان شام میں
 کسی خوشی میں جلیے پیر کی گئے غم
 کس بیکس خزیں کی سلی کی واسطے
 کسکے لئے ہوا ہو گریبان صبح چا
 مبرجھا گئی ہو کسی کلی جسکے واسطے
 معلوم اگر کوئی بھی کیواسطے ہو
 معلوم ہو کر آج ترس لکے موت
 او کو بھی آہ باد فنا نے بھہا دیا
 سر کھول دو تو شوکت جزو لکے وہ حال
 ہوتا ہو کوئی فن بیابان شام میں
 بچتی ہو کسی شمع شبت شام میں
 آتا تھا حسیں کا زندان شام میں
 کسکی لکھ کہدی ہو میدان شام میں
 نالا ہو مرغ صبح گلستان شام میں
 اور لی ہو خاک فلک نشینان شام میں
 کسکو رہا گیا ہو اسیران شام میں
 اک شمع تھی جو خانہ ویران شام میں
 بالی سیکڑہ مرگئی زندان شام میں

(۱۲۲)
نوح

روتے ہیں حرم کس کو زندان مصیبت میں
 گردوں نے چھپایا ہے کس کا ہر ظلمت میں
 ماں تین برس والی کھل کر کہے روتی ہے
 کی جان فدا کس نے بابا کی محبت میں

چھاتی پر کس کو زندان مصیبت میں
 بستر کس کے کلاں سے
 رخسار ہوئے نیلے شہزادہ سے پہنچا ہے
 کون شاہ کا زوں کی شہزادی
 کس کے کانوں سے جو درد کی شہزادی
 شہزادہ سے جو درد کی شہزادی
 روتی نہیں دشت سے پہنچتی
 بوقیاد کے سنی بھی مطلق نہ پہنچتی
 قیدی وہ بنی ہو کر باب کی غربت میں

میں درد میں جو پہنچے وہی ان کو
 جو درد بھری باتیں ہیں فوج شہزادہ میں
 یوتی ہے یہ زہرا کی حقارت کفن ہے جو
 یہ بالی سکینہ ہے سوئی ہے جو تربت میں

(۱۲۴)

کوتلی تھی ماں دلچسپی پہ لکھتی
 سب سے پہلے اور سب سے پہلے
 رات کی جاگتی ہوئی چلتی تھی
 پہلے کے غم میں دھم دھم
 کھوئے تھے تھکے مری لڑکی
 شام میں قسمت مری چلتی تھی

باپ کے غم میں کبھی شب کو جو سوئی نہ تھی
 تیرسی وہ دلچسپی پہ لکھتی تھی

رات کو روئی تھی آہ کو دہیں وہ رشک ماہ
 دشت میں کچی مری پہ لکھتی تھی

روک کے شکرست قلم روئے ہیں ایں علم
باندپی پچھلے پر سو گئی

کو خور

چور ہے بی بی ریخور ہے بی بی
بانو کے لئے داغ یہ ناسو ہو بی بی
سڑی نہیں کون اٹھائے تری میت
کس طرح کفن دوں کہ وطن دوس ہے بی بی

اک زخم ہے اصغر کی جدائی کا جگر میں
اک داغ غم اکبر مقفود رہے بی بی

تہائی و تار کی مرقع سے نہ ڈرنا
بابا تو ہیں ہمراہ جو مال و در ہو بی بی

اب اکبر و اصغر کی طرح روتی ہوں غم کو
 تینوں کے لئے دل میں ساپیل
 پیٹنگ لحد اور تراپھوں چور ہیں
 اس غم سے عمر ایشیہ دل چور ہیں
 لوگ مہر دیندیں تراشا غم میں
 کیا ہے غدا کو یہی منظور ہے
 چاہا نہیں بیت پیری کو یہ منظور ہے
 ہاں روتی ہے کون کو یہ منظور ہے

کہا بات ہے محروم ہے کیوں شہادت نامشاو
 اس گھر کی عطا خلق میں شہر ہے فنا فی
 روتی ہے غم کو مارے بے چارے سکینہ
 سجھاؤ اس کو اکھڑے بے چارے سکینہ

اپنے دکھوں کی پانی کر سب ہو گونانی
 صبر سے ماں سو کیوں ہے پیر سیکھنے
 قاتل ہیں ابنا کر عیاں ہے پیر سیکھنے
 کون اسے روئے تم پر نہیں دم پیر سیکھنے
 کوہ گراں غم اور بھائی ہے پیر سیکھنے
 ثابوت اور شکیلا کیو نکھڑے ہے پیر سیکھنے
 غنیمت عیش پی بی واری اس کی پیر سیکھنے
 کہ کیا بوانہ تم پر اسے پیر سیکھنے

چادر تو فاطمہ کی تم نے کفن کو پائی
 پر ہے کفن میں سر در ہے پیر سیکھنے

اک عمر کے جھیلے دنیا میں تم نے جھیلے
 کل تین سال رہ کر ہے پیر سیکھنے

فرمان تاجیکیت تیرا غم منتہی
جان یک زبان پر ہے بے پیکار

(۱۲۶)

خوش
دختر شاہ کہاں شام کا میدان کہاں
دل سے وہ بچوں کہاں اور وہ بیابان کہاں
دین کرے ہیں سیکینہ کو چلے کر تے
داسن دشت کہاں اور یہ گریبان کہاں

بالہ کتنی تھی سکینہ یہ ست در مجھ کو
جاتی ہو کر کے مری گود کو ویران کہاں

ہاں بیدار نہیں خود قبر بنانے والے
کون سے آئے خبر فاطمہ کی جان کہاں

آج بھی کا نہیں روکنے والا کوئی
 مرنے جانے سے زندہ اس کے گمبھان کہاں
 ابو کبھی تھی وہ جنگل کو بھلا کیا کہاں
 آج تک گھر سے کسی تھی مرغا نادان کہاں
 پھر تو امان کو سننا گھر سے کان کہاں
 پھر تو تپا جسے زخمی ہیں شہر کی شہر کہاں
 اس سے پہلے تھی یہ نو توں کی بھلا نشان کہاں

(۱۲۶) وہ

دیکھتی کہاں یہ تیری غمخوار اب تیرا سزا سیکھتی

کتنی تھی یہ رو کے بانو زار اماں ہوتا سزا سیکھتی

کتبہ تراشیت باغ دل سوز غم سے کس کی ہوا
 تھک چکی بجائی پیار باجالت نرا سے کس کی ہوا
 باہیں چھوڑ کر پاں پاس تے نہ بھائی تیرو دیکھ
 دیکھ کر مری یہ قہر سیرکے سوسے نزار سے کس کی ہوا
 اٹھنے کے مدد کو شاہ ابراہیم غور سوسے نزار سے کس کی ہوا
 زندان میں جسے تم اٹھاتے بند ہو گیا گل خانے کھانے
 اب چین سے سو گھٹیاں لہا رہا سوسے نزار سے کس کی ہوا
 پہ چاہ پہ پیار اور یہ الفت پہ رنگ پہ روپ اور یہ صورت
 مال پاکو کی مری دلدار پہ تیری پیار سے کس کی ہوا

دنیا کے ستم اٹھانے تم نے کیا کیا زلمہ اٹھاتا تھا
 زخمی ہوئے سیکھو سیکھو رضا رشکوت ہوئے سیکھو

ہاں واسطہ تک میری رضا کا ہاں واسطہ تک میری فاطمہ کا
 ہاں یہ سبئی و شاہ ابراہیم کھر کھر کا ہاں سیکھو

شاہجہان مسجد
کاسنیہ
پایاب سلاہ
۱۲۵۱
کاسنیہ

باب ۱۲۵
 جو
 اپنے بندے کے لئے اس قدر سکینہ
 بول چال کی
 مان کو دلا رہی
 تھی تو رنج یہ
 اور انیس
 کیسی

معا تنگ قبر سے بھی زندگانِ شام شاید
رہی تھیں جیبِ محیاں شام و سحر سگینہ

ایسا ہو گیا وہ روٹنا کیسا ہے اب یہ سونا
کیا شکر کا نہیں ہے اب خاک و رستہ کی

سنتِ انبوی سے اپنا سوا بار غم نے دھوپ کیا
 ہے سلیوں کا دیکھنا اتنی اتر چکی ہے
 پھیلا کے اٹھتا ہوا چار ہی ہے اٹھتا ہے
 سوتا نہیں ہے کوئی یوں ہے خبر لیا ہے
 دنیا کے رنگ دیکھنے یوں تو ہزاروں ہم
 دیکھی کبھی نہ ایسی شام دھم
 شگفتہ کے کام آتا وہی ہے بختوانا
 رکھتا نہیں وہ کچھ بھی رہتا (روح)

کیونکر نہ ہو جان سے بڑھ کر ہو تو عزیز
 قالمیں تیرے بانو کی ہے جان لے نہیں
 عابد کا ہے رعبہ گاہاں لے زمین
 میری سکنہ ہے تری ہواں لے نہیں

جوت نہ کرکے جوت کرنا چاہتا ہوا
 آں رسول کی ہے ہی شان لئے زمین
 اے ارض ایک حرمت جہاں چنگا ہوا
 رہنا نہ اسکی قبر کو ڈیرا نہیں
 مانو کے اشک پونچھنے والا نہ زمین
 جی پیں مل چکے ہیں سب اران لئے زمین
 اس چھوٹے مزار پر ایمان لئے زمین
 شکر گت نہ راجاں سے قربان لئے زمین
 (دعا)

پرستشیں متھتا سکینہ کا کوں دے
 باقی نہیں ہیں خویش ویرا در جلو
 عالم سے کہہ رہے تھے بد اثر جلو جلو
 ہیں رو چکے ہیں کی کھیر جلو جلو

ملا شہر شام سے رانڈ نکلا قافلہ
 رہا ہے سون میں سے اٹھ کر چلو چلو
 گھوڑے نہیں بھیڑیں گے اس کے ساتھ
 کھانڈہ کو لارہ لارہ پئے گئے
 رہ گئی رو ج سید بسے واسطے
 کس کس کو اب نہ خواب سے خواہ کر چلو

شکر تیراں تو راجہ کر ملا نہیں
 دل ہے کہہ رہا ہے برا بھلا چلو
 پر سنا چھوٹی کو مان کو سکینہ کا زینے تم
 رو لینا تیرا خاندان میں جا کر چلو چلو

(۲۳۱)
نوحہ

عابد نے کھارو کر لو جاؤ خدا حافظ
مظلوم مری خواہر لو جاؤ خدا حافظ
کل تین برس رہ کر دنیا سے تسم سہ کر
جانی ہو سوئے کوثر لو جاؤ خدا حافظ
دنیا سے تسم سہ کر لو جاؤ خدا حافظ
بی بی کے تسم سہ کر لو جاؤ خدا حافظ
بچہ چین نہ ہو تا تم آرام سے سونا تم
ہیں ساتھ یہاں سرور لو جاؤ خدا حافظ

کیا تیرہین یا ایک سو کفن پائیا
زہرا کی ملی چادر لو جاؤ خدا حافظ

پائی کہاں بو لو وہ اپنی کشتہ کو
گنتی میں کھڑی مادر لو جاؤ خدا حافظ

اے جانِ دولِ سرورِ شکستِ ہوا غدا تجھ پر
نہاں سے چھپیں مگر جو جاوے خدا حافظ

خوش
اے فاک زندان میں جانِ پختہ کب تک رہو
اے زمین کہ بلا شے یمن کب تک رہو
اے فاطمہ صغریٰ کو کب پہنچی پستی
تقشہ سے بے خبر ایں یمن کب تک ہے

میرزا غولی پیر شیر کا کب تک چھرا
کر بلا کی خاک پر کیس کا تن کب تک ہے

چوہہ کہ قیدِ جفا سے ماتم شیر میں
عابدِ مجبور یا بندہ کب تک رہے

بسے عابد شاہ کو دیکھنے پر نہیں پہنچا
 قیدیوں پر دیکھنے پر نہیں پہنچا
 گزرے تیرے سویرے شہر شاہ
 اور دیکھیں اس شہر شاہ
 اچھے خوشگوار شہر شاہ
 دیکھیں اس شہر شاہ
 کو

خوش عزا دار شاہ کہتا ہے با شک و آہ
 ہے یہی آب و ہوا رضہ شیر کی

ہو قی ہے آج ابتداء رضہ شیر کی
 کرتے ہیں عابد شاہ رضہ شیر کی

عروش مہلا ہے غم آنکھوں سے جھپک کر قہر
 یقی ہے کر بلا و بلا روضہ شہر کی
 شاہ ہیں آرام میں اور حرم شام میں
 قبر سے خالی ہے جاہ روضہ شہر کی
 مہر سے وہ سنگان بن اور بسد روضہ شہر کی
 کب خفی یہ صورت بھلا کر کہیں
 کرب و بلا کی زین بھول نجا ہے کسی
 شکل یہ عبرت فضا روضہ شہر کی

قلب میں شوکت رہے داغ عزائے حسین
 قہر میں خاک شفا روضہ شہر کی
 بالوں سے نہ ہارنے آہ جھڑی پر یہ قتل گاہ
 جس پر آئی ہے بنا روضہ شہر کی

(۱۳۵)

لازم تھا تو ظلم کی بجائے تھا
 کتبہ نبی کا لائق ہو اور جب یہ تھا
 اے چرخ کس گناہ پر گھر دیا یہ تھا
 ہر یا حسین جان رسول خاندان تھا
 عابد کو کیسے سمجھو گئے تھا بے خطا نہ تھا
 بے گناہوں میں پھر سے کیا کیا تھا
 ایسا تو ظلم کا دن ہے اب تک نہ تھا

ہے آج روزِ دفن شہیدانِ کربلا
 کل تک کسی غریب کو مدفن ملا نہ تھا

اے شہزادِ کربلا کیوں غریب میں کو
 کیا شاہ کے گلے پہ بنی کا گلا نہ تھا

شکستِ عدوت و شکستِ دشمنی
فونِ مبینِ فونِ بنی ہے

محو

دو کے زینب پر کرتی تھی فغانِ بے
دشمن کا ترس بوتا ہے سب سے
تجربہ دارِ عشق و رن میں یکجہ
جمعیتی پادری کیا کو عیاں ہے

ایسا کہ چوہا چوہا چوہا

میرا ابو کہوں
میرا گھر کہوں

رو کے زینب لاش پر کتنی تھی کیوں بھائی حسین
بیخون ملکوں کہوں یا سید بے سر کہوں

بولی اٹھارہ برس دے کی تربیت پر کھو گئی
کس سے میں دردِ جگر اب لے علی اکبر کہوں

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱

ہے پشتوں کی تہا را شاخوں میں ہے پردہ پی
کے حضرت سے نسبت تئید رکھتے اب الہیہ
(۱۳۷) اور وہ کہیں

ہر پختہ شدہ (۱۳۱۷)
شاہ جگر و بیوں

کس زبان سے حال سید
آسمان ہوتا ہے پوچھنا
یوں باتو بڑا صغیر سے
دل پہ کتنا ہے اسی مرقد کو اپنا گھر

دل تو کہتا ہے کہوں سب سے مفصل حال دین
 فاطمہ علیہا السلام یہاں موجود ہیں کیونکہ کہوں
 کوئی بھی پریشان نہیں شوکت کا حضرت کے سوا
 کسی سے جا کر درود لے سکتا ہے یہ کہوں

خود (۱۳۱)

روٹی ہے غنوار بن بھائی کو
 لکیریں آوارہ وطن بھائی کو

چھین نہ لیتے جو تھک کر رہا
 دیتی ہیں چادر کا کفن بھائی کو

کہتی ہیں عابد سے کرو و فن اب
 لے میرے پاس بند محسن بھائی کو

کون سا کشتہ لب کتہ میں کلو یہ سب
 جان و دل پختہ بے لحد و سبقت
 کون ہے چرخ اکبر بے لحد و سبقت
 خشتہ دل و خشتہ تن بے لحد و سبقت

کون سا کشتہ لب کتہ میں کلو یہ سب
 جان و دل پختہ بے لحد و سبقت

کون ہے چرخ اکبر بے لحد و سبقت
 خشتہ دل و خشتہ تن بے لحد و سبقت

در رہے خاک و گل کوں بیکسرا
 راحت جان از دل و دین بیکسرا
 کوں سے کوں بیکسرا
 گویا زینب کا چین نام بیکسرا
 شاہ شہیدان بیکسرا
 سرخ ہے رخت نہیں چرخ دیکھا نہیں
 بیکسرا شہیدان بیکسرا
 تابد قیامت کہی تجھ سے نہ ہو گا کوئی
 بیکسرا دلش نہ دھن بیکسرا

کرتی تھی شوکت پہ پیٹ کے بہت کھینچنی
 لہے غیب الوہن ہے لحد و کفن

خدا (۱)

بے لحد و کفن سرور دروہر چاہیں دن
 تھا مہر زین عرش خدا چاہیں دن

ساکین کہ تہہ آتی تھی صدا چاہیں دن
 نالہ زہر آتی تھی صدا چاہیں دن

دشت میں کس نے دیا غربت کے ٹاروں کو کفن
 شایہوں نے نور عین عطف کی لاش پر
 جسم پر تھی چادر خاک شفا چاہیں دن
 اک چراغاں کمرہ قتل میں کھا چاہیں دن

از بین یک دہوپ میں جلتی رہی نیشہ بین
 کس نے دیکھے میں یہ ظلم ناروا چاہیں
 کہ بلا میں بیت نشہ سے مجاور ہیں دن
 اور خالی تھا منہ از مصطفیٰ عا لیں دن
 کس طرح روئے نہ عا تباب کو عا لیں دن
 بے کفن تھا دلبر خیر معلوم کو
 شکر نصرت سے عا لیں دن
 شکر تہنوم شاہ کو بلا چاہیں دن
 رہ چکے یہاں شاہ کو بلا چاہیں دن

لب خشک لب نہ رہے کس شیر کا لاشہ
 کن پیاسوں کی ہے شکستہ تیر و تن پیاسی
 شہو یہاں کس کی غریب لوطی ہے
 کس لاشہ یہاں کس کی غریب لوطی ہے

بیت ہے کسی جو مشابہ ہے بجائے
 کس کی کسی کی پیداں میں بجائے
 چھوٹی سی لکڑی کی اچھوٹی ہے
 سحر میں اپنے بنگین وہ قبائے مدنی ہے
 کس فون ہے کسی سے کس کی ہے
 ٹپکا ہے ابو کا بیٹوں پہ گل پر ہنسی ہے
 خادوں سے عیاں کس کی ہے
 خاموش ہے وہ بات کا جو اپنے درختی ہے
 روئے تپیں لبو ادس پہ بہتر کو جو رو یا
 ہر اشک غزا دار عقیق مدنی ہے
 ہیں جس کے قدم تاج سر عرش معلیٰ
 پیدا ہوں کے نژدیک مہر و ان زردی کو

مان کہتی تھی اصفیٰ میں غدا دا وہ پناہ
 عالم کی زبانوں پر تیری کسم پختی ہے
 قاسم ہوئے عہد پر غدا رو بہ
 یہ جبریں ہیں سب سے بدتر
 زینب ہے کفری لاش پر سوار
 نوہ ہے یہ مظلوم کا اور اس صوا
 تمام سے کہنا اسے لے واسن صوا
 بھائی ہے مرا آج سے اور یہی ہے

شوکت کی فطرت میں بھی ہے نشان امیری
 عثمان ہے ظالم میں مگر دل کا غنی ہے
 اور ہے وہی اگر کہتے کہ سوتے ہو یہاں تم
 اور جو ہیں وہاں جان پہ عطر کے بنی ہے

(۱۲۴)

شہید شمع و خنجر کے سر دشمن آج ملتے ہیں
 شہنشاہِ مظلوم کی تلوار دشمن آج ملتے ہیں
 دل و جان پیغمبرِ خدا کے سر دشمن آج ملتے ہیں
 کھٹکھٹ کر دوڑ کے سر دشمن آج ملتے ہیں
 حبیبِ ابنِ علیؑ سے کون کے سر دشمن آج ملتے ہیں
 کہ جو قتل سرور کے سر دشمن آج ملتے ہیں

ایک اقل قتل جو جلتی زمیں پر روزِ عاشرہ
 اسی سبطِ پیغمبر کے سر دشمن آج ملتے ہیں
 پکار رہی اپنے منیر خاکِ ملکہ زینبؑ نالوں
 مرے ہمیں براؤں کے سر دشمن آج ملتے ہیں

چھدا تھا تیرے جیسا کہ گلابوں میں محمد کو
 اسی مصوم کے لئے تیرے لئے تیرے لئے تیرے لئے
 اپنا کھول دے تیرے لئے تیرے لئے تیرے لئے
 عجیب حرکت سے تیرے لئے تیرے لئے تیرے لئے

بڑھے چلو شہ بے سر کی یہ سواری ہے
 سوار دوش پیکر کی یہ سواری ہے

سواری او سکی ہے جس کے جلو میں کوئی نہیں
 سواری او سکی ہے جس کے پیچ میں کوئی نہیں
 سواری او سکی ہے جو ہے شہید بخیر کس
 سواری او سکی ہے جو ہے غریب زاد و غریب

نور

نہی میں آج بادشاہ کی رضا و رضا ہے
 ہے طوفان انقلاب کہ ارض و سما ہے
 ہے طوفان انقلاب کہ ارض و سما ہے
 ہے طوفان انقلاب کہ ارض و سما ہے
 ہے طوفان انقلاب کہ ارض و سما ہے
 ہے طوفان انقلاب کہ ارض و سما ہے
 ہے طوفان انقلاب کہ ارض و سما ہے
 ہے طوفان انقلاب کہ ارض و سما ہے
 ہے طوفان انقلاب کہ ارض و سما ہے
 ہے طوفان انقلاب کہ ارض و سما ہے

لے خاک پاک تیرے ستارے چمک گئے
 مٹی میں گوشتوارہ عویش و فدا لے

پیاروں سے چھوڑ آں ہی در بدر پھرتے
 دامنِ جبرِ جہادِ یہ دلا سے جب لے لے

ثقلت کی ہے دعا کہ اپنے شاہ کو بلا
والد کو میرے قریب رہوں خدا سے
اور عقیقہ روکنے والے ہیں ان سب کو بعد مر
خاک شغف سے کفن کر بلا لے
عزیز ام

میرزا غلام شاہ کسی رنج میں رونا کیسا
ابرو اپنی زبان سے یہاں بونا کیسا

باؤ کہتی تھی کہ نہ تھے بچلے کہ روز
یاد آئیگا ترا چونک کے رونا کیسا

دش پر ہالی سکیٹے ہے رونا کیسا
اُپ سے مل چکی پھر جان کا کھونا کیسا

باد میں شبنم کے پتے
 دیکھ کر عزا و نوحہ فلک
 راحت افزا ہے مری تو بکھڑکا کہ
 شام میں روئے ہے پیر سے صدا کیا
 وہیں ہوتا ہے بن ابدا کی
 خاک پر خورشید کی پتیاں
 اسے فلک سینہ پر لپیٹ کر رکھتا ہے

راکب دوش بجا خلق میں عالی درجات
 شہریت پہ چڑھ کر کے یہ کو وقت کی بات
 ماں سے کتنی تھی یہی فاطمہ خور و روت
 موت سب گھر کی سنوٹا بھٹائی تھی

اگر پیرداغ غنیزورفت
 لاسے میں بھائی بہن کے لئے لکھیا گیا ہو
 منہ پی تو پکار ہی باؤ
 فر صغیر چھپ چھپ کی پیچلی رات
 سرکھڑا منہ پی تو پکار ہی باؤ
 کہو کہوں اسے ساتھ کے سو باؤ
 جب کہوں کہوں اسے ساتھ کے سو باؤ
 تو مری تو مری سوتا تھا یہ ہے کل کی بات
 قوت باور سرور تھا جو عید کا یہ
 ساتھ کا لے کر دریا پہ اسی کے بہاوت

جھوٹے گا کھڑے شہ بے سر کا واقعہ
 چاہا وہاں کشتہ بخیر کا واقعہ
 ناظم میں رسول عربی ہے شوقست
 نظم ایسی ہے کہ پڑتے ہیں ملاک معلوم

کیجئے ایک دن میں بہر کا واقعہ
 شہر ایک اور دنیا کے باشندے ہیں
 کیوں چرخ پر پائے اور اس واقعہ
 کا جس سے شہر آباد ہے دل خیریں
 عبادت کا اسم علی بھی مصوم کی
 عبادت کا واقعہ کم نہ تھا

عین شہر سے زینت گلے پر تنہ
 کیوں کر بلا حسین نے دیکھا تھا کھڑے
 صغر کا واقعہ علی اکبر کا واقعہ
 عبرت خزاں ہے کشتہ بخور کا واقعہ

حال شہادت شد مظلوم کیا کھوں
 ہے دردناک گردن و خنجر کا دھن
 بیگنی کی بیگنی کا جواب ہے
 بیگنی زینت مضطر کی
 بے پردہ بیگنی کی بیگنی
 عالم کو توں رو لائی بیگنی کا
 اور نو نیکال حضرت بیگنی کا
 چالیس سال روئے بیگنی کا
 کر کے یاد پید بیگنی کا

شکست سوائے فاطمہ صغیرہ کی نے کب
 اک روز میں سناتے پھرے گھر کا واقعہ
 اہل عزائمین کے غم میں ہلکا کر د
 ہے یہ عزیز بیگنی مضطر کا واقعہ

اصغر در یگانہ سید بجا و تبر میں
 اکبر کے پاس اسکولوں تو دفن کر
 ملا ہے کو اب ملینکے ہیں سے بھلا امام
 میں درواشے دل کاشاں تو دفن کر
 اور لگتی تھیں سے لاش نہ مجھ دے تو دفن کر
 قنیت سے تیرے حق کو بھلاوں تو دفن کر
 حاضر میں مصطفیٰ اچھی علی بھی تو دفن کر
 ان سب کو داغ دل بھلا لوں تو دفن کر

یا سید انام ہمارا سلام لو تو
 یا شاہ غاص وعام ہمارا سلام لو
 شکرست بتوں ہاتھوں پر دھکے پیر کی لاش
 بولی ۱ سے خدا کو دکھا لوں تو دفن کر

پیاروں کو کھوکھلے پیٹوں میں قتل کا ہیں
 اسے بانوں سے امام حسینؑ کا سلام
 اٹھارہ داغوں پر خوں میں اکھالے
 حجاب و ستہ نام آگے امام حسینؑ کا سلام
 سقائی کر کے بجائی سے بچوں کو امام حسینؑ کا سلام
 عبا میں نیک نام کو دیکھی رو دکھاک
 امت کی پروردہ پوچھی امام حسینؑ کا سلام
 لے خواہر امام حسینؑ کا سلام

رحمت خدا کی اے شہدائے رہ خدا
 ہو خاصہ امام حسینؑ کا سلام
 بی بہرے کے روئے پائے نہ حضرت کو اس میں
 محبوب میں غلام حسینؑ کا سلام

شوکت وہ دن بھی ہو کہ میں اودھنے کو دیکھتا
چلاؤں یا اقامت ہمارا سلام ہو
(۱۵۱)

صغیر کا دل بوجہ پر میں فگار ہے
صلح وطن پر شام غمیاں تیار ہے
نہیں تیرے خواب عدم کہ بلا میں ہیں
اہل وطن کہ شہ کا یہاں انتظار ہے

مہن ہے بے چراغ جو اپنے چراغ کا
یہ روانہ وار قہر پہ نہ ہمارا منشا ہے
تیرے لیے سو رہے ہیں کفر و عذاب میں
جہوں پہ شامیہ ڈال کر دو عذاب ہے

سوکھی زبان پر شکر بہر کے دل پر داغ
 سبط رسول صبر قرار یاد گار ہے
 حق نے بنا پا جب کو د و عالم کا بادشاہ
 اوس کے حرم بیاہ ہیں وہ بے دیار ہے
 زینب گلوئے فاطمہ و عطفے انکس جو
 کبھی توار میں پر وہ بھولوں کا ہار ہے
 مدفن ہے حسرتوں کا دل عابد خیز
 داغ فراق شاہ چراغ قرار ہے

شوکت نذر دے پائے حرم جس کی لاش پر
 اوس کے الم میں سارا بجاں اشکبار ہے

بانو پکاری میں قندروں میں تھیں مگر
 اصغر میں کیا کروں میرا دل بے قرار ہے

(۱۵۲)
نوح

دینی تھی زینب یہ صدا بھائی وطن جانی ہوں ہیں
 لا آخری مجرا مرا بھائی وطن جانی ہوں ہیں
 اے راجہ جو اسے تھے قبروں میں سوئے ہیں پرے
 لٹوا کے سارا قافلہ بھائی وطن جانی ہوں ہیں
 اسے راحت جان بنی دیکھو ذرا حالت مری
 کس شکل سے ہو کہ جدا بھائی وطن جانی ہوں ہیں
 رانی تھی جب یہ دیکھی تم ساتھ تھے ابن علی
 اب ہر زین العجا بھائی وطن جانی ہوں ہیں

جہاں میں تھا وقت کا غم کیونکر نہ ہتی یہ ستم
 جہاں سے مرقد آپ کا بھائی وطن جانی ہوں ہیں

جہاں میں کہاں کہاں میں کہیں کہاں
 دیدار و کھلا میں ذرا بھائی وطن جانی ہوں ہیں

اسے شاہ سے سرالوداع لے جانے تک الوداع
 حافظ سیم سب کا خاں جانی وطن جانی ہوں میں
 شہادت چلا تب قافلہ زینیب کہہ سکتے ہو گئی
 منہ سے فقط اٹھا کھا بجائی وطن جانی ہوں میں
 (۱۵۵) م
 کہتا تھا سیم شاہ مدینے والو
 بھولنا پیاس نہ حضرت کی جو پانی پینا
 تم سے فرما گئے میں شاہ مدینے والو
 سن تہ پائے خبر داغ پیتی صغرا
 روکے الہ آباد مدینے والو

دوست سچے تھے مگر کسے بلانے لگا
 کون دیکھتا ہے حشر کی تباہی کی خبر
 بند اس سمت کی تھی راہ ہدیہ سے
 کہ بلا میں شب عاشق و مخفی سے
 دل کو تھامے اس قدر مدد سے
 نظر آئے گا قرب و غریب کا
 خاک میں چھپ گیا وہ ماہ مدینہ و انوار

کہنا تھا بیکراہ کہوں تم سے میں کیوں بکراہے ہاں میں
 گزرتے ہیں جو غربت میں تم سرور و شوق میں
 بحر میں جان سے شوکت نہ گذر جائے کہیں
 چلے گئے ہو اسے لہر مدینہ و انوار

اس قافلہ میں سرور لگا نہیں میں شہنشاہی میں
 پہنچنے کے آتے ہو کہاں میں شہنشاہی میں
 عاشق کو دیکھا ہے غریبوں وہ انہیں پہنچنے کے آتے ہیں
 کس نہ سے کہوں حالت ہوا فی سیر کے ہر عالم
 بچو کے اس کے پاس زار و خراب پر اسے ہیں وہ ہر
 دنیا کے شہنشاہ کے ماتم کی حقیقت یکس کی نصیبت
 شہنشاہ نے ان میں سب سے داغ بھر لے لیا ہے
 یہ زینت جو سر سبز ہے کچھ عا بد کو غش آیا
 یہاں ہیں نئے کی زینت محفوظ ہے اہل تہ
 سنی میں علی دولت نہرا وہ میر لے اہل تہ

بعد شدیں کون تھا پھر لو چھنے والا واحست و درد
 عائد کا گلہ بندہ کیا زینب کا کھلا سر اہل مدینہ
 کو نہ میں نے ابھرم شام میں آئے بازو کو بندہ ہے اہل مدینہ
 شہید کو پھر دفن کیا قید سے چھٹ کر کو وطن کی یکسویں دعا دو
 فرمایا تھا حضرت نے سلام اہل وطن میں نہیں سبیط پیر کے اہل مدینہ
 بھولے نہیں غبت میں (۱۵۵)

کیوں نہ تھیں مدینہ کے باز اس کا وطن
 پہ کھلا ہے کو فاسا سر ارانے وطن
 بتلا ہی ہے کو فسی سرکار نے وطن

ہستی کیوں قرار قبول فلک وقار
 روئے نہیں کیوں کو اچھا بنارے وطن
 کس کا راج پیغمبر ہے وطن
 نام ہے چھپا ہے کس کو نہ غنیمت کیا
 ان کے چھپا ہے کس کو نہ غنیمت کیا
 ہستی ہے کس کا بھلا ہے کس کا خراب ہے
 کتا ہے کیا بھیر کیوں نہیں
 علامہ سید کس کے غوا دار ہے وطن
 میں اہل بیت کس کے غوا دار ہے وطن

عابد کچھ رہے تھے نہ کرنا ہمیں قبول
 ہمیں میاں و بے کس بیارے وطن

غربت میں کیا جیتوں کا سر تن سے کٹ گیا
 کیا لٹ گیا رسول کا گلزارے وطن

جب تک جینگے روٹنے لگے
 ہمارے ملک میں تو جی سے سروکار ہے
 کر بلا پے مہینہ کے سر و سامان
 میں خاک کیوں نہ ہوں دو دو پلو اسے
 تاریک کیوں نہ ہو میرے عزیز
 عزیز تھیم ہو میرے عزیز
 سب ہیں میرے عزیز
 ہم سب ہیں میرے عزیز
 روٹنے لگے ہمارے عزیز
 روٹنے لگے ہمارے عزیز

روٹنے لگے ہمارے عزیز
 روٹنے لگے ہمارے عزیز

روٹنے لگے ہمارے عزیز
 روٹنے لگے ہمارے عزیز

شکست بیاں تھا عابد بیکیں کا کیا ہیں
 دیکھو جو غم چرخ جفا کا رے وطن
 ۱۵۶۱
 پیر کو کہو کہ جو بجا دے تیرا نام ہے
 ہوا ہے تیرا نام غم میں ہے
 نہ کیوں ہو چاک لیکر
 سنانی شاہ کی لیکر

پکار رہی زینت بیکیں نہ کس طرح روؤں
 جیٹا بھائی کا جس دم زباں پیہم آئے

تیرے عابد پیر غم بڑا ملاں یہ ہے
 تیرا غیر ہوئے ہم نہ شکر کے کام آئے

بجی کے روضۂ اقدس کو آگ لگی غیب
 سرخ از جو عابد ہے رستہ گم
 لحد میں شوریہ ہو لکھ شورش و شورو
 وہ لپٹے غلہ سے شوریہ کو تو دھام لے

وہ خرابہ (۱)
 بڑائی ہے زینب لٹ آئی ہے زینب
 اماں تشبہ سر کی خبر لائی ہے زینب

گھر کھڑو دلا دیتا تھا جس بھائی کا رونا
 اماں ادنیٰ مانی بھائے کو رونی پوزنیب

اماں تجھے پہ پودہ کیا فرج شعی نے
 اتنا بھی نہ سمجھے کہ تری جانی ہے زینب

جو ظلم سے تھکے کبھی کانوں سے
 اماں وہ ستم سر کھنکھاتے زمانہ
 اماں مجھے پیاروں کو روکنے بھی نہیں پائی
 اور پیاروں کو روکنے بھی نہیں پائی
 اماں میں تم کو روکنے کو نہیں
 ہو گئی نہ کوئی جیسی کو روکنے کو نہیں
 بھائی کو بھتیجیوں کو روکنے کو نہیں
 پر سائیں دینے کے لئے

آج بدردہ دیکھا ملے ہیں بیچارہ دو
 شوکت ستم ظلوں کو روکتا ہے زمانہ
 صفحہ کی مٹی کی خبر لا کی ہے زینب

دیکھ کر عابد کا حال ہوتی ہے صغیر اٹھ کھڑا
 بعد ازاں کہتا ہے میں بیمار ہوں
 ایک کے رخسار پر دیکھ کر کہتا ہے جفا کرتے ہیں بیمار
 ایک کا زخمی گلا ایک کا دل آہ
 گلاب کو ایسے بھلا ہیں دیکھ کر بھائی حسین
 کرتی ہیں زینب یہ ہیں دیکھ کر بھائی حسین
 آگے وطن میں ذرا آتے ہیں بیمار دو

شہ کے عوذا رہیں کہیں وہ بیمار ہیں
 حق اہل کوئی ذرا آتے ہیں بیمار دو

جنہیں طاقت نہیں پاپ بھی شکست نہیں
 کوں نہیں ہائے محبت سے پیسے پاپ
 (۱۵۴)

دینی تھی صغیر یہ صدا میرے سنا فرمایا ہوئے
 کیوں اے مرغیں کہ بلا میرے سنا فرمایا ہوئے
 بظلمت کا پتہ دوسرے سنا فرمایا ہوئے
 ایسا کیا ہو میرے سنا فرمایا ہوئے

مہرت سے کئی میں متغیر ہوتا ہے اجل منتظر
 بتلائے بہر خدایہ میرے سنا فرمایا ہوئے

قائم نہیں کہ نہیں یہاں علی اصغر نہیں
 شوقی ہوں حد سے سوا میرے سنا فرمایا ہوئے

قاسم کی شادی کب ٹھہری کبریا سہاگن کب نبی
 سر پہ لے کیوں کالی ردا اور سہاگن کب نبی
 چار کو ترکین دو اچھی پھوپھی اماں کو
 بابا کو پیر سے کیا پیر ہیں گلہ کو
 روتے ہیں بیکو دو رازا پیر سے کلمہ پیر سے وہ
 لکھتے تھکا دوزا پیر سے کلمہ پیر سے وہ
 روتے ہیں کلمہ قافلہ پیر سے کلمہ پیر سے وہ

کہتی تھی زینب نوحہ گردید تھی کی خبر
 کیا پوچھتی ہو میں فدائیر سے سا فر کیا ہوئے
 یہاں تھا جو کچھ ہو گیا جھگڑ میں کہہ سو گئی
 میں کیا کہوں لے دل با میرے سناؤ کیا ہوئے

یوں تو تھا شک نہ تھا کہ وہ پہلے پہل اور سکے سے لکھ
 کہی تھی جب وہ مبتلا ہو گیا تو اسے
 (۱۰۰) کو
 اسے عزت سے ابن عبد الوہاب
 نام سے پکارا کرتے تھے
 وہیں تک پہنچا کہ
 جس سلطان کے

کہتی ہے اور دیکھتا غریب
 اندر دیکھتے ہوئے سرور الوداع
 جو شمع کہتا ہے یہ سجاد کا
 ہے سکون قلب غفلت الوداع

اب ندیگی بین اوس بجائی کو
 فاش ویدار اس کتاب الوداع
 بیکسی جنت میں صغیر اب وہ بچوں
 اسے خیال رہے اصغر الوداع
 کہتی ہے باور سے نہ تو ابر الوداع
 تم بھی یاں آئیں نہ تو ابر الوداع
 غم سے شکر ہے غم الوداع
 غم سے شکر ہے غم الوداع

۱۹۱۱ء

غم یہ کیسا ہوا اے رخصتے غریب
 کی گئی تہمت و ظلماتے رخصتے غریب

شہر غریب الدیار کوئی پتہ نہیں
 دین ہو سب سے جدا ہو گئے غریب
 بھاگتے تھے خود حضور آپ حکومت سے دور
 پھر یہ سب کیوں ہوا ہمارے فضل سے غریب
 لفظ داد و ناموں کا کوئی پتہ نہیں
 دل میں تھا مومنوں کی دشمنی
 زہر نہیں دیدیا ہمارے فضل سے غریب

ہمارے بعد از وطن ہمارے شہید تھی
 ہمارے عمر بھر کا وہ صحر میں سفر
 ہمارے شہید و فدا ہمارے فضل سے غریب

چاند آنکھ کے کبند گا کیا حال ہے
 شمعیں تب لہا لہا ہے رضا سے غیب
 قند کوں آپ کی مشعل کہاں
 پکار کر غیب کی کیا ہے سہینہیں دم
 نذر ہی یہ غیب کی شمع کھٹکتا ہے
 کے شمع قلم لے رضا سے غیب
 میں اب غرا ہوا ہے
 تجھ میں اب غرا ہوا ہے

تاریخ عطیہ تقدس مآب لوی مرز
بہادر علی صاحب قبلہ المتخلص بہ صفی

حریف ہے بعد مصنف کے یہ تصنیف ہے
اس سے دنیا میں نشان حضرت شوکت کا
لکھوے اعجاز میں تاریخ صفی محروا
آخری دور یہی جام شہادت کا۔

۱۳۴۳ھ ۱۳



تمام شد

مختصر فہرست کتب جو مطبع اشاعت شری دہلی

حدیقہ مائتہ ملک کے نامور حضرات کے مرانی کا ہمیشہ اور لا جواب مجموعہ
 جسکی خوبی حد توصیف سے باہر ہے۔ قیمت علاوہ محصول (عبار)
 سفید لہجہ مستورات کی مجلس عزائمیں پڑھنے کے لئے نہایت سلیس اور
 میں مکی روایتیں اور ہر روایت کے آخر میں نوہ قیمت (عبار)
 مساکہ کامل مولوی فراست حسین صاحب فراست زید پوری کی
 چہارہ معصومین علیہ السلام کی شان میں عجیب و غریب تصنیف جو
 چودہ مرثیوں پر ختم ہے۔ قیمت علاوہ محصول (عبار)
 بزم نقیب آفتاب پھر مخدوری استاد مرثیہ گوئی جناب سید نور شیعہ علی
 صاحب المتخلص بے نقیب اعلی اللہ مقامہ کے نقیب اور حیدہ مرانی کی
 پہلی جلد۔ قیمت علاوہ محصول ڈاکٹر (عبار)

سکہ رواں ہے ضرب شجاعت کا دہریں

جناب قاسم ابن حسن کے حال میں وہ مرثیہ جو حال دہریں پاک مبرا ہے قیمت

شش ۲۲ ج ۲

دہ جع الساعسری ہلی

مے کر بلا علیہم السلام کے غم والمیں دل
۲ انتخاب ہے قیمت ۲۱۰
کا مجموعہ ہے جس کی عرصہ ہے
س مٹی مشہور و معروف استاد لڑ
کا علاوہ محصول اک ۱۰۰
و معروف کتاب جوہر قسم کا
نہ چھپ چکی ہے قیمت دہ
محمد بشیر صاحب التخلہ

۲ ۹ ۷ ۲

مید صغیر سن زیدی لوائی للصبغ الساعسری ہ

مختار

مجموعہ

مختار

مختار

مختار

مختار

مختار

مختار

مختار

مختار

مختار

CALL No. { ۸۹۱۵۳۱ URDU SECTION
 ACC. No. ۲۵۷۹۵
 AUTHOR.....
 TITLE.....

URDU SECTION ۸۹۱۵۳۱			
۲۵۷۹۵			
Date	No.	Date	No.

MAULANA
 AZAD
 LIBRARY



—:RULES:—

ALIGARH
 MUSLIM
 UNIVERSITY

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for textbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.

